بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جامعہ عبداللہ بن عمر لاہور کا
دینی، اصلاحی، تبلیغی اور تحقیقی رسالہ

244

ماہ نامہ علم و عمل لاہور

شعبان ۱۴۴۵ھ
فروری 2024ء

خلیفہ اول
حضرت سیدنا ابو بکر صدیق
رضی اللہ تعالیٰ عنہ

خلیفہ ثانی
حضرت سیدنا عمر فاروق
رضی اللہ تعالیٰ عنہ

خلیفہ ثالث
حضرت سیدنا عثمان ذو النورین
رضی اللہ تعالیٰ عنہ

خلیفہ رابع
حضرت سیدنا علی المرتضیٰ
کرم اللہ تعالیٰ وجہہ

اسٹیٹس لگانا اور ہے اور اسٹیٹس سمجھنا اور ہے! — اداریہ ص
معاملات میں احتیاط ایسی ہونی چاہیے! — 11ص
روزہ اور اس کے 90 فائدے! — 17ص
آمد ماہ رمضان۔۔۔ عہد اور مشق کیجیے! — 19ص
چار قیمتی نسخے اور عبادتیں — 29ص
قرآن کریم میں حلال و پاکیزہ کھانے کی تاکید — 25ص
نبوت کا گھرانہ۔۔۔ بہترین نمونہ — 30ص
ایک جملہ نے زندگی کا رُخ موڑ دیا — 31ص
عاجزی اختیار کیجیے — 33ص

دین کے کام میں آگے بڑھیے رسالہ برائے ریکارڈ اپنے پاس محفوظ کیجیے اور دوسروں کو لگوا دیجیے یا بتا دیجیے تاکہ وہ اس علمی تحفہ سے فائدہ اُٹھا سکیں

اسٹیٹس لگانا اور ہے اور اسٹیٹس سمجھنا اور ہے!

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ وَنُسَلِّمُ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اَجْمَعِيْنَ

حدیث شریف میں ہے، ترجمہ: چاہیے کہ خیر کی بات کہو ورنہ خاموش رہو۔ (سنن ابن ماجہ، باب کف اللسان فی الفتنۃ، رقم الحدیث: 3971، اسنادہ صحیح)

آج کل معاشرہ میں موبائل پر سٹیٹس کے ذریعہ دوسروں کی اصلاح کرنے کی سوچ، یہ کوئی حقیقی نہیں بلکہ محض فرضی اور وہمی چیز ہے۔ معاشرہ میں بہت سے لوگوں نے سٹیٹس لگانے کا مطلب یہ سمجھ رکھا ہے کہ ہم دوسروں کو اُن کی غلطیاں یاددلا کر اُنہیں سمجھا سکیں گے یا اپنی صفائی مکمل دے سکیں گے یا کسی کی غلطی کا بدلہ بذریعہ سٹیٹس لے سکیں گے، یہ محض خیالی پلاؤ اور وساوس ہیں۔

مزید معاشرہ میں یہ بھی چل رہا ہے کہ روزمرہ کی لوگوں کی باتوں کا جواب اگلے ہی دن بذریعہ سٹیٹس دے دیا جاتا ہے، اور ایسے کڑے اور سخت سٹیٹس لگائے جاتے ہیں کہ اگلے کو جلا بھُنا کر رکھنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اس طرح کی بہت سی صورتیں اور مقاصد سٹیٹس لگانے والوں کے پیش نظر ہوا کرتے ہیں۔

حقیقی اسٹیٹس اپنے آپ کو اپنی ذات میں چھوٹا سمجھ کر اُمتِ مسلمہ کو ایک اچھا پیغام دینے کی نیت سے کوئی جملہ موبائل اسٹیٹس پر لگانا، اپنی اصلاح کی نیت سے خیر اور نفع کا سودا ہوسکتا ہے، اور اگر آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم یا حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کی بات کا میسج دینا چاہیں تو پھر اُصول یہ ہے کہ یا تو خود اس کا حوالہ چیک کرنا ہوگا یا کسی عالمِ دین یا دینی ادارہ سے اس کی سند و حوالہ کی تصحیح کروا کر اسٹیٹس لگانا چاہیے۔ ہر سنی سنائی بات آگے فارورڈ نہیں کرنی چاہیے۔ کبھی بھی دوسروں کو سیدھا کرنے کی نیت سے اسٹیٹس نہ لگایا جائے۔

ہمارا معاشرہ خواہشاتِ نفس اور شیطان کے پیچھے لگ کر ایسے اسٹیٹس لگانے لگا جس سے بہت سے لوگوں کے دل دُکھے اور دُکھتے ہیں۔ اگر آپ دنیا کو اچھا میسج دینا چاہتے ہیں تو اچھا اسٹیٹس لگانا چاہیے، اور اس میں غور کر لیجیے کہ اس سے کسی کا دل تو نہیں دکھے گا۔

جاہلانہ اسٹیٹس اب تو موبائلوں پر ایسا سسٹم آ گیا ہے کہ اگر کسی خاص بندہ کو اسٹیٹس دکھلانا چاہتے ہیں تو صرف وہی دیکھ سکے گا اور کسی کے پاس نہیں جائے گا لیکن عموماً بندہ کو یہ پتہ نہیں ہوتا کہ یہ اسٹیٹس صرف میرے لیے لگایا ہے۔

چوں کہ معاشرہ میں بہت سی برائیاں عام ہیں، اس لیے جس برائی کی بھی روک تھام کریں تو اگلا یہ سمجھتا ہے کہ اس نے یہ اسٹیٹس میرے لیے لگایا ہے۔ اس لیے اسٹیٹس کے ذریعہ اگر ہم لوگ جوڑ پیدا نہیں کر سکتے تو توڑ بھی پیدا نہ کریں۔ بُرے اسٹیٹس کا بہت بُرا انجام ہوسکتا ہے، اسٹیٹس لگانے والے کے لیے بھی اور دیکھنے والوں کے لیے بھی۔ اس لیے اچھا میسج ہو تو لگائیے ورنہ بچئے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں دین کی صحیح سمجھ اور اس پر عمل نصیب فرمائیں آمین ثم آمین یارب العٰلمین

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اَجْمَعِيْنَ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بیاد

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ | مسیح الامت حضرت مسیح اللہ خان صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ | عارف باللہ حضرت ڈاکٹر حفیظ اللہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ | شیخ المشائخ الحاج محمد عشرت علی خان صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ

بہ برکتِ چہار سلسلہ: چشتیہ، نقشبندیہ، سُہروردیہ، قادریہ

با برکتِ دعا

شیخ الحدیث حضرت مولانا صوفی محمد سرور رحمہ اللہ تعالیٰ

بانی جامعہ عبداللہ بن عمر

زیرِ سرپرستی

شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی دامت برکاتہم العالیہ

شیخ الحدیث دار العلوم کراچی

مدیر

محمد عتیق الرحمن

مہتمم و ناظم جامعہ عبداللہ بن عمر لاہور

مولانا عبدالرحیم

نائب ناظم جامعہ عبداللہ بن عمر لاہور

0321-4200041

دینِ حق کا ترجمان

244

ماہنامہ علم و عمل لاہور

جلد نمبر: 22

شمارہ نمبر: 04

شعبان ۱۴۴۵ھ / فروری 2024ء MONTHLY ILM-O-AMAL

آپ اپنے رسالہ ماہنامہ "علم و عمل، لاہور" جو کہ خالصتاً دینی، علمی، تحقیقی، بزرگوں کا اعتماد شدہ، اکابرین و مشائخ کا پسندیدہ رسالہ ہے کو پڑھ کر گھر میں ایسی جگہ رکھئے جہاں آنے والے مہمان بھی اس سے فائدہ حاصل کر سکیں، اور اگر آپ مزید اپنے لئے صدقہ جاریہ بنانا چاہیں تو کم قیمت پر خرید کر تقسیم کیجئے اور اپنے دوستوں، عزیزوں کو بتا دیجئے یا لگوا دیجئے

مشیران گرامی

مفتی محمد حسن صاحب استاذ الحدیث، جامعہ عبداللہ بن عمر، لاہور

مولانا عبدالرحمٰن صاحب مدرس: جامعہ اشرفیہ لاہور

قاری محمد اسحاق صاحب، مدیر: ماہنامہ "محاسن اسلام"، ملتان

مولانا مفتی محمد نوید خان صاحب، مدرس: جامعہ عبداللہ بن عمر، لاہور

مولانا محمد عمر فاروق صاحب، مدرس: جامعہ عبداللہ بن عمر، لاہور

مولانا محمد طیب الیاس صاحب، مدرس: جامعہ عبداللہ بن عمر، لاہور

قیمت فی شمارہ... 50 روپے

قیمت سالانہ... (مع ڈاک خرچ) 600 روپے

رقم منی آرڈر یا دستی بھیجئے۔ رقم پہنچنے پر رسالہ جاری کیا جاتا ہے

سرکولیشن مینیجر	مولانا زین العابدین صاحب، فون:	0331-4546365
معاون مدیر	مولانا محمد نوید جاوید صاحب، فون:	0302-4143044
مسئول عمومی امور	مولانا محمد سرور صاحب، فون:	0322-8405054

یہ رسالہ کسی کو ہدیہ دینے کے لئے یہاں آپ اپنی مہر یا نام لکھ سکتے ہیں

مدیر ماہنامہ علم و عمل نے ایشین پرنٹرز سے شائع کروایا

فہرست مضامین

اسٹیٹس لگانا اور ہے اور اسٹیٹس سمجھنا اور ہے!	1
سب ٹائٹل	2
اہل ایمان کو رب تعالیٰ کی نصیحت	4
کسی کی مصیبت پر خوش ہونے کی سزا	5
شانِ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور فکرِ اصلاح	6
پانچ انبیاء کرام علیہم السلام کے اسمائے گرامی	7
اِصلاح کے لیے قرآنی مشق	8
اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے فائدہ اٹھائیں	9+10
معاملات میں احتیاط ایسی ہونی چاہیے!	11
مریض کی عیادت کرنے پر فضائل	12
آمدِ ماہِ رمضان...عہد اور مشق کیجیے!	13
بڑوں کی بڑی باتیں	14
دوسروں کو تکلیف سے بچائیے	15
محبتِ الٰہی کے حصول کے 9 طریقے	16
روزہ اور اُس کے 90 فائدے!	17 18
مبارک باد کے مستحق لوگ	19
توبہ استغفار کرتے رہنا چاہیے	20
صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کے ایمان افروز واقعات	21
ہنسی مزاح میں اعتدال سے کام لیجیے!	22
نماز سے متعلق کچھ مسائل	23
علمِ دین حاصل کرنے کے چند آداب	24
قرآن کریم میں حلال اور پاکیزہ کھانے کی تاکید	25+26
دو خواب...دو تعبیریں	27
عزت اور حفاظت کا ضامن	28
چار قیمتی نسخے اور عبادتیں	29
نبوت کا گھرانہ...بہترین نمونہ	30
ایک جملہ نے زندگی کا رُخ موڑ دیا	31
نصیحت آموز خط	32
عاجزی اختیار کیجیے	33
جامعہ کے شب و روز	34

ماہِ شعبان میں روزوں کی کثرت

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ (شعبان) ایسا مہینہ ہے جو رَجب اور رمضان کے درمیان واقع ہے، اور لوگ عموماً اُس مہینہ کی برکات سے غافل ہیں۔ اس ماہ (شعبان) میں اللہ تعالیٰ کے سامنے اعمال پیش کیے جاتے ہیں میری خواہش ہے کہ میرے اَعمال اس حال میں (اللہ تعالیٰ کے سامنے) پیش ہوں کہ میں روزہ سے ہوں (السنن الکبریٰ للبیہقی، رقم الحدیث: 2678، اسنادہ حسن)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب نصف شعبان ہو جائے تو روزے نہ رکھو۔

(سنن ابی داود، رقم الحدیث: 2337، اسنادہ صحیح)

اہلِ ایمان کو رب تعالیٰ کی نصیحت

آسان ترجمہ قرآن
از شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ

مَثَلُ مَا يُنفِقُونَ فِي هٰذِهِ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَثَلِ رِيحٍ فِيهَا صِرٌّ اَصَابَتْ حَرْثَ قَوْمٍ ظَلَمُوٓا اَنفُسَهُمْ فَاَهْلَكَتْهُ ؕ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ اَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ (117)

ترجمہ: جو کچھ یہ لوگ دُنیوی زندگی میں خرچ کرتے ہیں اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک سخت سردی والی تیز ہوا ہو جو اُن لوگوں کی کھیتی کو جا لگے جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کر رکھا ہو، اور وہ اس کھیتی کو برباد کر دے ان پر اللہ نے ظلم نہیں کیا بلکہ وہ اپنی جانوں پر ظلم کرتے رہے ہیں۔

تفسیر: کافر لوگ جو کچھ خیرات وغیرہ کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ اس کا صلہ انہیں دنیا ہی میں دے دیتے ہیں، ان کے کفر کی وجہ سے اس کا ثواب آخرت میں نہیں ملتا۔ لہٰذا ان کے خیراتی اعمال کی مثال ایک کھیتی کی سی ہے، اور ان کے کفر کی مثال اس تیز آندھی کی ہے جس میں پالا بھی ہو اور وہ اچھی خاصی کھیتی کو برباد کر ڈالے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا بِطَانَةً مِّنْ دُونِكُمْ لَا يَاْلُونَكُمْ خَبَالًا ؕ وَدُّوا مَا عَنِتُّمْ ۚ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ۚ وَمَا تُخْفِي صُدُورُهُمْ اَكْبَرُ ؕ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُونَ (118)

ترجمہ: اے ایمان والو! اپنے سے باہر کے کسی شخص کو رازدار نہ بناؤ، یہ لوگ تمہاری بدخواہی میں کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھتے۔ ان کی دلی خواہش یہ ہے کہ تم تکلیف اٹھاؤ بغض ان کے منہ سے ظاہر ہو چکا ہے اور جو کچھ (عداوت) ان کے سینے چھپائے ہوئے ہیں وہ کہیں زیادہ ہے ہم نے پتے کی باتیں تمہیں کھول کھول کر بتا دیں ہیں بشرطیکہ تم سمجھ سے کام لو۔

تفسیر: مدینہ منورہ میں قبیلہ اوس اور قبیلہ خزرج کے جو قبیلے آباد تھے، زمانۂ دراز سے یہودیوں کے ساتھ ان کے دوستانہ تعلقات چلے آتے تھے۔ جب قبیلہ اوس اور خزرج کے لوگ مسلمان ہو گئے تو وہ ان یہودیوں کے ساتھ اپنی دوستی نبھاتے رہے، مگر یہودیوں کا حال یہ تھا کہ ظاہر میں تو وہ بھی دوستانہ انداز میں ملتے تھے اور ان میں سے کچھ لوگ یہ بھی ظاہر کرتے تھے کہ وہ بھی مسلمان ہو گئے ہیں، لیکن ان کے دل میں مسلمانوں کے خلاف بُغض بھرا ہوا تھا۔ کبھی ایسا بھی ہوتا کہ مسلمان ان کی دوستی پر بھروسہ کرتے ہوئے سادہ لوحی میں اُنہیں مسلمانوں کی کوئی راز کی بات بھی بتا دیتے تھے۔ اِس آیت کریمہ نے مسلمانوں کو خبردار کیا ہے کہ وہ ان پر بھروسہ نہ کریں اور انہیں رازدار بنانے سے مکمل پرہیز کریں۔

هٰٓاَنْتُمْ اُولَآءِ تُحِبُّونَهُمْ وَلَا يُحِبُّونَكُمْ وَتُؤْمِنُونَ بِالْكِتٰبِ كُلِّهٖ ۚ وَاِذَا لَقُوكُمْ قَالُوٓا اٰمَنَّا ۚ وَاِذَا خَلَوْا عَضُّوا عَلَيْكُمُ الْاَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ ؕ قُلْ مُوتُوا بِغَيْظِكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُورِ (119)

ترجمہ: دیکھو! تم تو ایسے ہو کہ ان سے محبت رکھتے ہو، مگر وہ تم سے محبت نہیں رکھتے، اور تم تو تمام (آسمانی) کتابوں پر ایمان رکھتے ہو، اور (ان کا حال یہ ہے کہ) وہ جب تم سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم (قرآن کریم پر) ایمان لے آئے، اور جب تنہائی میں جاتے ہیں تو تمہارے خلاف غصے کے مارے اپنی اُنگلیاں چباتے ہیں۔ (ان سے) کہہ دو کہ اپنے غصے میں خود مرتے رہو۔ اللہ تعالیٰ سینوں میں چھپی ہوئی باتیں خوب جانتا ہے۔

کسی کی مصیبت پر خوش ہونے کی سزا

مولانا محمد طیب الیاس صاحب

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اَجْمَعِیْنَ

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لَا تُظْهِرِ الشَّمَاتَةَ لِأَخِيكَ فَيَرْحَمُهُ اللّٰهُ وَيَبْتَلِيكَ

(سنن ترمذی، ابواب صفۃ القیامۃ والرقائق والورع 2506، اسنادہ حسن)

ترجمہ ''اپنے بھائی کی مصیبت پر خوشی ظاہر نہ کرو، (ممکن ہے) اللہ تعالیٰ اُس پر رحم فرما دے اور تمہیں اس مصیبت میں مبتلا فرما دے۔''

ڈرنا چاہیے! کسی کی مصیبت پر خوش ہونے کو ''شماتت'' کہتے ہیں، عموماً آدمی میں یہ نقص اور کمزوری پائی جاتی ہے کہ جس شخص سے بغض اور دشمنی ہو، اگر اُس پر کوئی آفت یا مصیبت آجائے یا وہ کسی سانحہ یا حادثہ کا شکار ہو جائے تو وہ ایک گونہ خوشی محسوس کرتا ہے، بعض لوگ تو اس خوشی کا بَرملا اظہار بھی شروع کر دیتے ہیں، بلکہ بعض ایسے لوگ جو دین داری کے پِندار (گھمنڈ) اور عُجب میں مبتلا ہوں دشمن کی مصیبت کو اپنی ''کرامت'' کے طور پر پیش کرتے ہیں۔

اِس حدیث پاک میں اِس مرض کی اصلاح فرمائی گئی ہے کہ جو شخص اپنے کسی مسلمان بھائی کی مصیبت پر خوش ہوتا ہے اُسے اِس بات سے ڈرنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ اس مصیبت میں مبتلا شخص کو تو عافیت عطا فرما دے اور اِس شخص کو مصیبت میں مبتلا کر دے۔

سزا تو ملتی ہے یہ محض ایک فرضی بات نہیں ہے بلکہ عموماً دیکھنے میں آتا ہے اور اکثر ایسا ہوتا رہتا ہے کہ جب کسی کے دکھ، مصیبت، تکلیف پر کسی نے خوشی کا اظہار کیا یا کسی کے اعضاء کا مذاق بنایا، کسی طرح کی کوئی نقل اُتاری تو خوشی ظاہر کرنے والا، مذاق اُڑانے والا اور نقل اُتارنے والا خود ہی اس مصیبت، عیب اور برائی میں مبتلا ہو جاتا ہے جو دوسرے میں تھا۔

مسلمان کی شان اور منافقین کا شیوہ ایک مسلمان کی شان تو یہ ہونی چاہیے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کا غم خوار و ہمدرد ہو، اُس کو خدانا خواستہ کسی تکلیف یا مصیبت، دکھ یا درد میں دیکھے تو اُس کے لیے پریشان ہو جائے، اور اُس کے ازالہ کی ہر ممکن کوشش کرے، اگر اور کچھ نہیں کر سکتا تو اِخلاص و دِل سوزی کے ساتھ دعا سے تو دریغ (کنجوسی) نہ کرے۔ اِس کے برعکس کسی مسلمان کو مصیبت و تکلیف میں مبتلا دیکھ کر خوش ہونا یہ کسی مسلمان کی شان نہیں ہے، بلکہ یہ منافقین کا شیوہ (فطرت و عادت) تھا کہ وہ مسلمانوں کی خوشی سے رنجیدہ ہوتے، حسد کی وجہ سے جل بھن جاتے، اور مسلمانوں کی تکلیف سے خوش ہوتے۔ چناں چہ قرآن مجید میں ارشاد ہے ترجمہ: ''اگر تمہیں کوئی بھلائی مل جائے تو اُن (منافقوں) کو بُرا لگتا ہے، اور اگر تمہیں کوئی گزند (ناگوار حالت) پہنچے تو یہ اُس سے خوش ہوتے ہیں۔'' (سورۂ آل عمران، آیت: 120)

''اے اللہ! بُرے اَخلاق سے ہماری حفاظت فرما اور اچھے اَخلاق سے ہمیں آراستہ فرما۔'' آمین یا رب العالمین

شانِ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور فکرِ اصلاح

انتخاب مولانا عبد الرحمٰن صاحب
ابن حضرت صوفی محمد سرور صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ

حضرت صدیق اکبر کا مقام و مرتبہ یہ بات دینِ اسلام کے مسلّمات میں سے ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا درجہ ہے۔(ازالۃ الخفاء 235/1)

مشیرِ اعلیٰ حضرت سعید بن مسیّب رحمہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے سامنے بمنزلہ وزیر کے تھے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم تمام امور میں ان سے مشورہ فرماتے تھے۔(ازالۃ الخفاء 235/1)

دنیا و آخرت کا ساتھی اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسلام میں بھی حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے ثانی تھے، اور بدر کے دن عریش میں بھی ثانی اور قبر میں بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ثانی ہیں۔ یعنی دنیا میں تو ثانی تھے ہی، عالم آخرت میں بھی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے ثانی اور ساتھی ہوں گے

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اپنی زندگی میں کسی کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر مقدم نہیں فرماتے تھے۔(ازالۃ الخفاء 235/1)

جنت کی بشارت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اکثر فرمایا کرتے تھے میں نے سب کے حقوق ادا کر دیئے لیکن ابوبکر کے مجھ پر اتنے احسان ہیں کہ میں ان کا حق ادا نہیں کر سکتا، ان کے احسان کا بدلہ اللہ تعالیٰ ہی قیامت کے دن دیں گے۔

(ترمذی، باب مناقب ابی بکر الصدیق: 3661، اسنادہ حسن)

فکرِ اصلاح ایک دن حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر تشریف لے گئے تو دیکھا کہ اپنی زبان پکڑ کر کھینچ رہے تھے، تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمانے لگے: یہ آپ کیا کر رہے ہیں؟ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ: اِنَّ ھٰذَا اَوْرَدَنِی الْمَوَارِدَ

ترجمہ یہ زبان مجھے بُرے گھاٹ اُتارتی ہے۔(یعنی یہ کبھی غیر ذمہ داری کی بات کر جاتی ہے تو میں اسے سزا دے رہا ہوں تاکہ آئندہ غیر ذمہ داری کی بات نہ کرے)۔(شعب الایمان: 4596، اسنادہ حسن لغیرہ)

اندازہ فرمایئے! اتنا بلند رُتبہ ہونے کے باوجود بھی آپ اس قدر اپنی اصلاح کی فکر اور ضرورت محسوس فرما رہے تھے۔

مجلس میں 3 لوگوں کا اکرام کیجیے!

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا: مجلس میں تین طرح کے لوگوں کے لیے ہی بالخصوص وسعت پیدا کرو: بڑے کے لیے اُس کے عمر میں بڑا ہونے کی وجہ سے، عالم دین کے لیے اُس کے علم کی وجہ سے اور سردار کے لیے اُس کی سرداری کی وجہ سے۔ (شعب الایمان: 10484، حسن لغیرہ)

پانچ انبیاءکرام علیہم السلام کے اسمائے گرامی

ابو ناجیہ لاہور

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے پانچ انبیاء کرام علیہم السلام کے نام اُن کی پیدائش سے پہلے رکھے۔

1 حضرت محمد ﷺ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے (حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نے فرمایا:) ”(میں) اُس رسول کی خوش خبری دینے والا ہوں جو میرے بعد آئے گا، جس کا نام ”احمد“ ہے۔“ (سورۂ صف، آیت:6)

یوں تو دوسرے انبیاء کرام علیہم السلام بھی خاتم الانبیاء ﷺ کی تشریف آوری کا مُژدہ (خوش خبری) برابر سناتے رہے ہیں، لیکن جس وضاحت واہتمام کے ساتھ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے آپ ﷺ کی آمد کی خوش خبری دی ہے وہ کسی اور سے منقول نہیں ہے۔ شاید زمانے کے قریب ہونے کی وجہ سے یہ خصوصیت اُن کے حصہ میں آئی ہوگی، کیوں کہ اُن کے بعد نبی آخرالزماں کے سوا کوئی دوسرا نبی آنے والا نہ تھا۔

نبی کریم ﷺ کا ذاتی نام ”محمد“ ہے، جو آپ کے دادا حضرت عبدالمطلب نے رکھا، یہی نام مشہور ہے، لیکن سابقہ کتب وادیان میں اور آسمانی فرشتوں میں ”احمد“ نام زیادہ مشہور ہے، اس لیے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ”احمد“ نام سے آپ کی بشارت دی تھی۔

2 حضرت اسحاق علیہ السلام اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”اور ہم نے اُنہیں اسحاق کی خوش خبری دی کہ وہ صالحین میں سے ایک نبی ہوں گے“ (سورۂ صافات، آیت:112)

3 حضرت یعقوب علیہ السلام اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: ”ہم نے اُنہیں (دوبارہ) اسحاق کی، اور اسحاق کے بعد یعقوب کی پیدائش کی خوش خبری دی۔“ (سورۂ ھود، آیت:71)

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صاحب زادے حضرت اسحاق علیہ السلام اور پوتے حضرت یعقوب علیہ السلام ہیں، اللہ تعالیٰ نے اُن کی پیدائش سے پہلے فرشتوں کے ذریعے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بیٹے اور پوتے کی خوش خبری سنائی، جب حضرت اسحاق علیہ السلام پیدا ہوئے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عمر سو سال تھی، بنی اسرائیل کے تمام انبیاء حضرت اسحاق علیہ السلام کی اولاد سے ہیں۔

4 حضرت یحییٰ علیہ السلام اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: ”(اور آواز آئی:) اے زکریا! ہم تمہیں ایک ایسے لڑکے کی خوش خبری دیتے ہیں جس کا نام یحییٰ ہوگا، اِس سے پہلے ہم نے اِس نام کا کوئی اور شخص پیدا نہیں کیا۔“ (سورۂ مریم، آیت:7)

حضرت زکریا علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے بیٹا ملنے کی دعا کی تھی، اُن کی یہ دعا قبول ہوئی اور لڑکے کی بشارت ملی جس کا نام یحییٰ ولادت سے قبل حق تعالیٰ نے تجویز فرمایا نام بھی ایسا انوکھا جو اُن سے پہلے کسی کا نہیں رکھا گیا۔

5 حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: ”(وہ وقت بھی یاد کرو) جب فرشتوں نے مریم سے کہا تھا کہ: اے مریم! اللہ تمہیں اپنے ایک کلمے کی (پیدائش) کی خوش خبری دیتا ہے، جس کا نام مسیح عیسیٰ ابن مریم ہوگا۔“ (سورۂ آل عمران، آیت: 45)

حضرت مسیح کو ”کَلِمَةُ اللّٰہِ“ کہنا اس حیثیت سے ہے کہ اُن کی پیدائش بن باپ کے (بقیہ ص:13 پر)

اِصلاحِ انسانی کے لیے قرآنی مشق

جناب محمد عبداللہ صاحب
لاہور

یقیناً انسان سازی دنیا کا مشکل ترین عمل ہے۔ دنیا میں بے شمار چیزیں ایسی ہیں جن کو انسان خود بناتا اور سنوارتا ہے اور درست رکھتا ہے لیکن چوں کہ انسان ارادہ واختیار کا مالک ہے، عقل وشعور اور ادراک و احساس رکھتا ہے اسی لیے اس کی تربیت کرنے والے معلمین ومربی اسی حد تک کامیاب ہوسکتے ہیں جس حد تک وہ خود اپنے ارادہ اختیار اور اپنی عقل وشعور کو قوتوں کے ساتھ اپنی تربیت میں تعاون کرے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا عقل مند وہ ہے جس نے اپنے نفس کو قابو کیا اور موت کے بعد کے لیے عمل کرتا رہا، اور بے عقل وہ ہے جس نے اپنے من کا کہنا مانا، اس کی خواہشوں پر چلا اور پھر بھی (معافی کی) تمنائیں اللہ تعالیٰ سے قائم کیں۔

(سنن ترمذی، رقم الحدیث: 2459، اسنادہ حسن)

حدیث شریف میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فکرِ آخرت رکھنے کی تعلیم فرما رہے ہیں کہ فکرِ آخرت رکھو اور دنیا میں آخرت کے لیے اعمال تیار کرو اور حقیقت تو یہ ہے کہ یہ حدیث شریف انسان کو انسان بننے کی راہ دکھا رہی ہے کہ آدمی خود ہی احساس وادراک کرے اور پنی تربیت خود کرے۔

اصلاح کے لیے مضبوط ارادہ کیجیے انسان جیسی باشعور وبااختیار مخلوق کی تربیت اس وقت تک ممکن ہی نہیں جب تک وہ خود تعاون نہ کرے۔ اس لیے سب سے بہتر اصول ''اپنی تربیت آپ'' کا اصول ہے۔ انسان اپنی تربیت کے مقاصد متعین کرے ان مقاصد کے پیشِ نظر اپنی تربیت کرے۔ خلوص کے ساتھ اپنی اصلاح میں لگ جائے اور پھر زندگی بھر صبح وشام اپنا جائزہ لیتا رہے اور کوشش بھی جاری رکھے۔ یقیناً خلوص اور کوشش کے مطابق کامیابی اور رب تعالیٰ کی توفیقات حاصل ہوں گی اِن شاءاللہ تعالیٰ۔

اصلاح کے لیے قرآنی مشق قرآن کریم میں ہے: اَلَمْ یَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰہَ یَرٰیؕ (سورۃ العلق، آیت: 14)
ترجمہ: ''(انسان) نہیں جانتا کہ یقیناً اللہ تعالیٰ دیکھ رہے ہیں''۔ اس مضمون کو آدمی اپنے ذہن میں تازہ رکھے تو وہ نافرمانی نہیں کرسکتا، گناہ کرنے لگے گا تو خیال آجائے گا کہ اللہ تعالیٰ مجھے دیکھ رہے ہیں۔ یعنی اس بات کا احساس ذہن میں تازہ رہے گا کہ اللہ تعالیٰ حاضر وناظر ہے۔ ''وہ اللہ تعالیٰ سب کے ساتھ ہے وہ (انسان) جہاں بھی ہوں یقیناً اللہ تعالیٰ ہر چیز سے باخبر ہے''۔ (سورۃ المجادلۃ، آیت: 7)۔ ''اللہ تعالیٰ آنکھوں کی چوری کو بھی جانتا ہے''۔ (سورۃ المؤمن، آیت: 19)
''اور انسان کے دل میں جو خیالات آتے ہیں اُن سے بھی ہم خوب واقف ہیں''۔ (سورۃ ق، آیت: 16)

خلاصۂ کلام اللہ تعالیٰ کے حاضر وناظر ہونے کا یقین واحساس عقائد وعبادات، معاملات ومعاشرت، اَخلاق وآداب، تجارت وملازمت، سیاست واجتماعیت۔ غرض! دین ودُنیا کے ہر کام میں ہر جگہ اور ہر حالت میں تازہ رہنے لگے، تو ہم رب تعالیٰ کی نافرمانیوں سے بچ سکتے ہیں۔ یوں ہم اپنی اصلاح وتربیت بھی کرسکتے ہیں۔

بسلسلہ اصلاحی مجالس
حضرت مولانا صوفی محمد سرور صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ
بانی جامعہ عبداللہ بن عمر، لاہور

اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے فائدہ اٹھائیں

اخذ و ترتیب
مولانا مفتی محمد نوید خان صاحب لاہور

الارم سے جاگنے میں کوئی قباحت نہیں

ایک صاحب نے حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو لکھا کہ ابھی تک الارم لگانے کی ضرورت پیش آتی رہتی ہے، اب تو بغیر الارم جاگ آنی چاہئے۔ فرمایا کہ کوئی بات نہیں، الارم بھی تو اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے، اس نعمت سے فائدہ اٹھائیں، کوئی حرج نہیں۔ ہم خارجی چیزوں کے محتاج ہیں۔ بستر کے محتاج ہیں۔ لحاف کے محتاج ہیں۔ گھر کے محتاج ہیں۔ کمرے کے محتاج ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنی نعمتیں دیتے رہتے ہیں، ہم اس سے فائدہ اٹھاتے رہتے ہیں۔ یہ کوئی ضروری نہیں کہ بغیر الارم کے جاگ آجائے، ساری عمر الارم ہی لگاتے رہیں اور الارم سے جاگ آتی رہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

اصل مقصود نیکی کرنا اور گناہ سے بچنا ہے

ہم تو ہیں ہی محتاج ۔ سر سے پیر تک ہم محتاج ہیں، مستغنی (بے نیاز) تو اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ تہجد پڑھنا ہو، فجر کے لئے اٹھنا ہو تو الارم لگائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں نیکی کی توفیق دیں آمین۔ ان چیزوں کی احتیاج کے ساتھ نیکی ہوتی رہے یا ان کی طرف احتیاج کے بغیر نیکی ہوتی رہے، دونوں صورتوں میں نیکی ہی مقصود ہے۔ گناہوں سے بچنا مقصود ہے۔ بے شمار خارجی چیزوں کے ہم محتاج ہیں، تو کہاں تک بچیں گے۔ اصل مقصود گناہوں سے بچنا ہے، خواہ خارجی چیزیں استعمال کریں یا نہ کریں۔ اعمالِ صالحہ کریں۔ زیادہ سے زیادہ اعمالِ صالحہ لے کر قبر میں جائیں۔

موت کے وقت کوئی گناہ لکھا ہوا نہ ہو:

کوئی بھی گناہ موت کے وقت ہمارے نامۂ اعمال میں نہ ہو اور یہ کوئی مشکل نہیں، گناہوں سے توبہ کرلیں۔ جہاں شبہ ہو کہ گناہ ہوا تو فوراً توبہ کرلیں۔ اللہ تعالیٰ کا انعام ہے، کہ ایک منٹ کی توبہ سے سو سال کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں، البتہ توبہ کا تتمہ یہ ہوتا ہے کہ جو نمازیں قضا ہوئی ہیں، ان کو ادا کرے۔ روزے ذمہ میں ہوں تو ان کو ادا کرے۔ زکوٰۃ اگر گذشتہ سالوں کی نہیں دی، تو وہ ادا کرے۔ حج اگر فرض ہوچکا ہے، تو حج ادا کرے۔ یہ کام کرنے ضروری ہیں۔ زیادہ نمازیں روزے ہوں تو ان کے بارے میں وصیت لکھ دے، کہ میرے ذمہ مثلاً دس سال کی نمازیں روزے ہیں، میں فلاں تاریخ سے روزانہ اتنے دنوں کی نمازیں ادا کر رہا ہوں (مثلاً ایک دن یا دو دن کی یا پانچ دن کی) اور فلاں تاریخ کو پوری ہوجائیں گی، اگر اس تاریخ سے پہلے فوت ہوجاؤں تو حساب کر کے فدیہ دے دیا جائے۔ اتنی وصیت کرنا کافی ہے۔ یہ بَری ہوجائے گا، آگے ذمہ داری وارثوں کی ہے، وہ ادا نہیں کریں گے تو گنہگار ہوں گے۔

نیکی کی ترغیب میں سختی نہ کرنا چاہئے

نیکی کی ترغیب دینے میں تشدد نہ ہونا چاہئے، نرمی سے، پیار، محبت سے ترغیب دے دے، جیسے نماز پڑھا کرو، نیکی کیا کرو، مسجد میں جایا کرو، پھر اگر مان جائے تو مان جائے، نہ مانے تو اس کو اس کے حال پر چھوڑ دیا جائے، صرف دعا کر دی جائے، کہ اللہ تعالیٰ ان کو نیکی کی توفیق دیں۔ زیادہ سختی کرنا، مثلاً گھر کے کرایہ داروں سے کہنا کہ اگر تم نے نماز نہیں پڑھی، مسجد نہیں گئے، تو میں تم سے مکان خالی کروالوں گا۔ اتنی سختی نہ کرے۔ بلکہ شوق دلائے مثلاً نیکی کرو تمھارا فائدہ ہے، تمھاری آخرت اچھی ہوجائے گی۔ دنیا میں بھی سکون ملے گا، کیوں کہ نیکی سے دنیا میں بھی سکون ملتا ہے۔ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ[سورۃ الرعد، آیت: ۲۸]

یعنی اللہ تعالیٰ کے ذکر سے یعنی نیکی سے عبادت سے، اعمالِ صالحہ سے دلوں کو اطمینان ملتا ہے۔ دلوں کا اطمینان یہ دنیا ہی میں حاصل ہوجاتا ہے۔ اس لئے ترغیب تو دے، لیکن نرمی کے ساتھ، محبت کے ساتھ کہ وہ مانوس ہوجائیں، جب وہ مانوس ہوجائیں گے تو خود ہی ہماری بات پر عمل کریں گے، خود ہی نیکی پر عمل کریں گے۔ کام ان کا اپنا ہے، کریں گے تو خود مزے اڑائیں گے، نہیں کریں گے تو خود تکلیف پائیں گے۔

کارے خود کن کارے بیگانہ مکن
در زمینے دیگراں خانہ مکن

یعنی دوسروں کی زمین میں گھر نہ بناؤ! اپنا کام کرو!

نیکی پر کسی کو مجبور کرنا، مناسب نہیں ہے

دوسرے کو نیکی پر مجبور کرنے کی کوشش کرنا مناسب نہیں ہے۔ دُعا کرے اس کے لئے، دعا بڑی چیز ہے۔ رو رو کرے، بار بار کرے، لیکن ان پر تشدد نہ کرے۔ اسی کا فائدہ ہوتا ہے۔ اگر انھوں نے نیکی کا راستہ اختیار نہیں کیا تو ہم ان کے ذمہ دار نہیں ہیں، بلکہ وہ خود ذمہ دار ہیں۔ اپنے اعمال میں کمی نہ کرے، خوب اعمالِ صالحہ کرے۔ ذرا سا بھی شبہ ہو گناہ ہونے کا، بدعت ہونے کا، دوسرے کی حق تلفی کا، دوسرے کو تکلیف پہنچنے کا، تو وہ کام چھوڑ دے۔ خود اپنے آپ پر سختی کرے، اوروں پر سختی نہ کرے۔ نفس کہے کہ یہ کر، یہ کر، یہ کر، تو نفس کو یوں کہہ دے کہ "نہ میں تیرا بندہ، نہ تو میرا خدا، میں تیرے پیچھے کیوں لگوں؟ اس لئے اپنے آپ پر سختی کرے۔ دوسروں پر سختی نہ کرے۔ یہ تبلیغ کا طریقہ ہے، یہی نیکی پر لانے کا طریقہ ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح سمجھ نصیب فرمائیں، آمین۔

ماہِ شعبان تیاری اور اِنتظارِ رمضان

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم شعبان (کی تاریخیں) یادرکھنے کا جس قدر اہتمام فرماتے اتنا کسی دوسرے مہینہ (کی تاریخوں) کا اِہتمام نہیں فرماتے تھے (کیوں کہ ماہِ شعبان کے اِختتام پر رمضان کے آغاز کا دارومدار ہے)، پھر جب ماہِ رمضان کا چاند نظر آتا تو روزے رکھتے۔

(سنن ابی داؤد، باب اذا اغمی الشھر: 2325، اسنادہ صحیح)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَخَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اَجْمَعِیْنَ

معاملات میں احتیاط ایسی ہونی چاہیے!

واقعہ 1 مفتی اعظم حضرت مولنا مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ ایک مرتبہ ریل میں سوار ہونے کے لیے اسٹیشن پہنچے، لیکن دیکھا کہ جس درجہ کا ٹکٹ لیا ہوا ہے، اس میں تِل دھرنے کی جگہ نہیں۔ گاڑی روانہ ہونے والی تھی، اور اتنا وقت بھی نہ تھا کہ جا کر ٹکٹ تبدیل کروالیں، مجبوراً اُوپر کے درجہ کے ایک ڈبہ میں سوار ہوگئے۔ خیال یہ تھا کہ ٹکٹ چیک کرنے والا آئے گا تو ٹکٹ تبدیل کروالیں گے، لیکن اتفاق سے پورے راستہ کوئی ٹکٹ چیک کرنے والا نہ آیا۔ یہاں تک کہ منزل آ گئی، منزل پراُتر کروہ سیدھے ٹکٹ گھر پہنچے، وہاں جا کر معلومات کیں کہ دونوں درجوں کے کرائے میں کتنا فرق ہے؟ پھر اتنی ہی قیمت کا ایک ٹکٹ وہاں سے خریدلیا، اور وہیں پر پھاڑ کر پھینک دیا، ریلوے کے جس ہندو افسر نے ٹکٹ دیا تھا، جب اس نے دیکھا کہ انہوں نے ٹکٹ پھاڑ کر پھینک دیا ہے تو اسے سخت حیرانی ہوئی، بلکہ ہوسکتا ہے کہ اسے حضرت مفتی صاحب کی دماغی حالت پر بھی شبہ ہوا ہو، اس لیے اس نے باہر آ کر ان سے پوچھ گچھ شروع کردی کہ آپ نے ٹکٹ کیوں پھاڑا؟ حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے اُسے پورا واقعہ بتایا اور کہا کہ اُوپر کے درجے میں سفر کرنے کی وجہ سے پیسے میرے ذمہ رہ گئے تھے ٹکٹ خرید کر میں نے یہ پیسے ریلوے کو پہنچا دیئے، اب یہ ٹکٹ بے کار تھا، اس لیے پھاڑ دیا۔

وہ شخص کہنے لگا کہ ”مگر آپ تو اسٹیشن سے نکل آئے تھے، اب آپ سے کون زائد کرایہ کا مطالبہ کرسکتا تھا“؟ حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے جواب دیا کہ ”جی ہاں! اِنسانوں میں تو اب کوئی مطالبہ کرنے والا نہیں تھا، لیکن جس حق دار کے حق کا مطالبہ کرنے والا کوئی نہ ہو اُس کا مطالبہ اللہ تعالیٰ ضرور کرتے ہیں، مجھے ایک دن اُن کو منہ دکھانا ہے، اس لیے یہ کام ضروری تھا۔

واقعہ 2 میرے والد ماجد حضرت شیخ الحدیث حضرت مولنا صوفی محمد سرور صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک مرتبہ دورانِ سبق کسی طالبعلم سے فرمایا کہ یہ پانچ روپے لے لو اوران کا ریل کا ٹکٹ لے کرآنا، وہ ساتھی دوسرے دن ٹکٹ لے آیا۔ تو حضرت نے وہ ٹکٹ ہمیں دکھا کر پھاڑ دیا اور فرمایا کہ اصل واقعہ یہ ہے کہ فلاں بزرگ کے ساتھ ریل میں سفر کررہا تھا وہ فرسٹ کلاس میں تھے اور میں اکانومی میں تھا یعنی گاڑی ایک ہی تھی اور ڈبے دو مختلف سہولتوں والے تھے۔ ان حضرت نے مجھے کسی دینی مشورہ اور مسئلہ کے لیے اپنے پاس بلایا اور میں چلا گیا کچھ وقت ان کے ساتھ اکٹھا ایک سیٹ پر سفر کیا اور پھر میں واپس اپنے ڈبہ اکانومی میں آ گیا جو کہ اس کی نسبت کم آرام دہ اور کم سہولتوں والا تھا اسی وجہ سے اس کا کرایہ اور ٹکٹ بھی تھوڑا تھا بہ نسبت اس ڈبہ فرسٹ کلاس کے۔ تو میرے ذہن میں آج یہ بات آئی (بقیہ ص:18 پر)

الحدیث، ترجمہ: اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم نہیں فرماتا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔ (صحیح البخاری:7376)

مریض کی عیادت کرنے پر فضائل

مولانا محمد انور شفیع صاحب

اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو دوسرے کے لیے سہارا اور معاون وغم گسار بنایا ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''تمام مسلمان شخص واحد کی طرح ہیں کہ اگر (بدن کے کسی ایک حصہ میں تکلیف ہوتی ہے مثلاً) اس کا سر دکھتا ہے تو (ظاہر ہے کہ) جسم کے سارے اعضاء (بھی) بخار و بے آرامی میں اس کے ساتھ شامل ہوتے ہیں (اسی طرح) ایک مسلمان کو دوسرے مسلمان کے دکھ و درد کا احساس رکھنا چاہیے، کیوں کہ تمام مسلمان جسمِ واحد کی طرح ہوتے ہیں۔ (صحیح مسلم، باب تراحم المؤمنین:2586)

انسان کی فطرت ہے کہ جب وہ بیمار پڑ جاتا ہے تو چاہتا ہے کہ اس کا کوئی حال دریافت کرنے والا ہو، کوئی اس کی بیماری اور دکھ درد کا احساس کرنے والا ہو جب کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی کے دکھ درد کا احساس کرتے ہوئے اس کی عیادت کے لیے جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے بہت خوش ہوتے ہیں اور زبردست انعامات سے نوازتے ہیں۔

عیادت پر مقامِ جنت حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب کوئی شخص کسی مریض کی عیادت کرتا ہے یا کسی (مسلمان) بھائی سے اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر ملنے جاتا ہے تو آسمان سے ایک فرشتہ یہ آواز لگاتا ہے کہ تو بھی پاک اور اچھا ہے اور تیرا چلنا بھی اچھا ہے اور تو نے جنت میں گھر بنا لیا ہے۔ (ترمذی، رقم الحدیث:2008 اسنادہ حسن)

عیادت پر باغاتِ جنت حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جب کوئی شخص اپنے (مسلمان) بھائی کی عیادت کرنے جاتا ہے تو وہ (مریض کے پاس آکر) بیٹھ جانے تک جنت کے باغات میں چلتا ہے اور جب وہ بیٹھ جاتا ہے تو رحمت اس پر سایہ فگن ہو جاتی ہے۔

(ابن ماجہ، باب ماجاء فی ثواب من عاد مریضا:1442، اسنادہ صحیح)

عیادت پر غوطۂ رحمت حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''مریض کی عیادت کرنے والا رحمت میں غوطہ زن رہتا ہے، اور عیادت تب مکمل ہوتی ہے جب آدمی اپنا ہاتھ مریض کی پیشانی یا اس کے ہاتھ پر رکھے اور اس کا حال دریافت کرے کہ آپ کی طبیعت کیسی ہے اور تمہارا مکمل سلام مصافحہ کرنا ہے۔ (مسند احمد، رقم الحدیث:22236، اسنادہ ضعیف)

عیادتِ مریض پر ثواب حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جو شخص کسی مریض کی عیادت کرتا ہے اور ایک گھڑی اس کے پاس بیٹھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک سال کے (نیک) اعمال کا ثواب جاری فرما دیتا ہے، جس میں اس نے پلک جھپکنے کے برابر بھی نافرمانی نہیں کی ہوتی۔ (ابن ماجہ:59، اسنادہ ضعیف)

عیادت پر فرشتوں کی دعائے رحمت پھر اگر وہ صبح کو (عیادت کے لیے) آیا ہو تو شام تک 70 ہزار فرشتے اس کے حق میں رحمت کی دعائیں کرتے رہتے ہیں اور اگر وہ شام کو آیا ہو تو صبح تک 70 ہزار فرشتے اس کے لیے رحمت کی دعائیں کرتے رہتے ہیں۔

(ابن ماجہ، باب ماجاء فی ثواب من عاد مریضا:1442، اسنادہ صحیح)

وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اَجْمَعِیْن

الحدیث، ترجمہ: جب تم اپنے گھر والوں سے ملو تو سلام کرو۔ (ترمذی:2698، اسنادہ حسن)

آمدِ ماہِ رمضان۔۔۔عہد اور مشق کیجیے!

مولانا محمد نوید جاوید

ماہِ رمضان کی آمد آمد ہے، رمضان المبارک کی آمد بلاشبہ اہلِ اسلام کے لیے بڑی ہی اُمید، رحمت اور مسرت کی نوید ہے۔ یہ مہینہ چوں کہ عبادت و بندگی کے لیے ہی خاص ہے۔اس لیے مسلمانانِ عالم اپنے پروردگار کے حضور سجدہ ریز ہوں۔اپنے رب تعالیٰ کو منائیں اور التجائیں کریں۔مولائے کریم ہم پر رحم فرمائیں اور ہماری جن بداعمالیوں کی وجہ سے اہلِ اسلام خصوصاً اہلِ فلسطین اور غزہ پر جو آزمائش آئی ہوئی ہے اس آزمائش سے نجات عطا فرمائیں اور اسلام اور اہلِ اسلام کو سرخرو اور غلبہ نصیب فرمائیں اور پھر سے شام و فلسطین میں امن و سلامتی کا ماحول پیدا ہو جائے آمین ثم آمین۔

عہد کر لیجیے! ابھی سے عہد کر لیجیے کہ اس مرتبہ ماہِ رمضان سابقہ تمام رمضانوں سے الگ اور منفرد گزارنا ہے، پہلے اگر ہم رمضان المبارک میں بھی عبادات و بندگی اور توبہ و استغفار میں کوتاہی کرتے تھے تو اس بار ایسا ہرگز نہیں کرنا، بلکہ اس مرتبہ اس ماہِ رمضان کو غنیمت سمجھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی خوب خوب عبادت و بندگی کرنی ہے۔اور فرائض و نوافل کی کامل ادائیگی کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کو یوں منانا ہے کہ وہ ہم سے راضی ہو جائیں، ہم پر اپنی رحمتوں کو نچھاور کر دیں اور اہلِ اسلام پر آئی ہوئی تمام آزمائشوں کو ٹال دیں

روزے کی مشق کیجیے! حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم میں نے اور کسی مہینہ میں آپ کو اتنے روزے رکھتے نہیں دیکھا جتنے آپ ماہِ شعبان میں رکھتے ہیں؟ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا: رجب اور رمضان کے درمیان میں ایسا مہینہ (شعبان) ہے کہ جس کے بارے میں لوگ غفلت کا شکار ہوتے ہیں، اس مہینہ میں رب تعالیٰ کے سامنے اعمال پیش کئے جاتے ہیں لہٰذا میں پسند کرتا ہوں کہ جب میرا عمل پیش ہو تو میں روزے کی حالت میں ہوں۔(سنن نسائی، رقم الحدیث:2357، اسنادہ حسن)

اس لیے جس قدر طبیعت اجازت دے ماہِ شعبان میں روزے رکھ لیے جائیں تو یہ بڑی فضیلت کا باعث ہے۔اس کا ایک فائدہ یہ بھی ہو جاتا ہے کہ بندہ ماہِ رمضان کے روزوں کے لیے عملی طور پر تیار ہو جاتا ہے۔اسی طرح سحری و افطاری کے اہتمام کا پہلے سے ہی معمول بن جاتا ہے۔

ماہِ شعبان میں روزے رکھنے سے سحری و افطاری کی بہترین مشق ہو جاتی ہے۔لیکن اگر کسی کو کمزوری کا خدشہ ہو تو وہ ماہِ شعبان میں روزے نہ رکھے تاکہ ایسا نہ ہو کہ شعبان کے نفلی روزے رکھنے کی وجہ سے ماہِ رمضان کے فرض روزے چھوٹ جائیں۔

(بقیہ ص:7 کا) عام سلسلۂ اسباب کے خلاف محض رب تعالیٰ کے حکم سے ہوئی، اور جو فعل عام طور پر اسبابِ عادیہ کے سلسلہ سے خارج ہو عموماً اُس کی نسبت براہِ راست حق تعالیٰ کی طرف کر دی جاتی ہے

بڑوں کی بڑی باتیں

مولانا ابوسنان صاحب

برائی کی کنجیاں حضرت ابوجعفر محمد بن علی رحمہما اللہ تعالیٰ نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا..... اے بیٹے! کاہلی اور بے قراری سے بچو! یہ دونوں برائی کی کنجیاں ہیں، اگر تم کاہل اور سست ہو جاؤ گے تو اپنا کوئی بھی حق اور کوئی بھی ذمہ داری ادا نہ کر پاؤ گے اور اگر تم بے قرار ہو جاؤ گے تو اپنے حق میں صبر نہ اختیار کر سکو گے۔(صفۃ الصلوٰۃ 361/1)

دوستی میں احتیاط حضرت امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو تمہارے سامنے کسی کی چغلی خوری کرے گا اور جو تمہارے سامنے دوسروں کی باتیں نقل کرے گا، دوسروں کے سامنے وہ تمہاری باتیں بھی ضرور نقل کرے گا، اور جو شخص تم سے خوش ہو کر تمہاری ایسی باتوں کی تعریف کرے گا جو تم میں نہیں تو وہ ناراض ہو کر تم میں ایسے عیوب ضرور نکالے گا جو تم میں نہیں۔

(توالی التاسیس، ص:136)

دین کی بات: حضرت حماد بن سلمہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے کسی مجلس میں کوئی لغو وفضول بات ہو جاتی تو اس کے بعد سُبْحَانَ اللّٰه، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه، اَللّٰهُ اَكْبَر پڑھتے، اور فرماتے کہ سلفِ صالحین کسی مجلس میں محض دُنیا کی باتیں کرنا برا جانتے تھے۔ اس لیے وہ اپنی ہر مجلس میں کوئی دین کی بات ضرور شامل کر لیتے تھے۔(تنبیہ المغترین، ص:157)

تکبر کی حقیقت: حضرت انس بن سماک رحمہ اللہ تعالیٰ سے تکبر کی حقیقت کے بارے میں پوچھا گیا آپ نے فرمایا تمہارے اپنے (اچھے) اعمال کی وجہ سے خود کو لوگوں کے سامنے برتر جاننا اور کسی کو (نیک) عملی میں سست دیکھ کر اس کو حقیر سمجھنا ”تکبر“ ہے۔

(تنبیہ المغترین، ص:188)

شکر کی حقیقت حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ تعالیٰ سے شکر کی حقیقت کے بارے میں پوچھا گیا، آپ نے فرمایا: شکر کی حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں میں سے کسی نعمت کو گناہوں میں استعمال نہ کیا جائے۔(حلیۃ الاولیاء 268/10)

حفظِ قرآن کریم کی برکت: حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولنا شاہ محمد اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا قرآن شریف کی یہ برکت ہے کہ حافظ قرآن کا دماغ دوسرے علوم کے لیے ایسا مناسب ہو جاتا ہے کہ دوسروں کا نہیں ہوتا، یہ دن رات کا تجربہ ہے۔(معاف اشرفیہ، ص:44)

معاملات کی صفائی حضرت مولنا مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بددیانتی سے کسی کے حق کو غصب کر لینا تو گناہِ عظیم ہے ہی، حسابات و معاملات کو مجمل ومبہم (غیر واضح) رکھنا یا مشتبہ رکھنا بھی بہت خطرناک غلطی ہے۔ جس کا نتیجہ بعض اوقات بددیانتی ہی کی شکل میں نکلتا ہے۔ بعض لوگوں کی نیت بددیانتی کی نہیں ہوتی لیکن معاملات کے گڈمڈ ہونے کی وجہ سے بہت سے گناہوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

(مآثر مفتی اعظم، ص:26)

دوسروں کو تکلیف سے بچائیے

مولانا مفتی محمد نوید خان صاحب

حدیث شریف میں آتا ہے کہ ایمان کے ستر سے زائد شعبے ہیں، سب سے اعلیٰ شعبہ کلمہ ''لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ'' یعنی ''توحید'' ہے اور ایمان کا سب سے ادنیٰ شعبہ یہ ہے کہ راستے سے تکلیف کی چیز ہٹا دینا۔

[صحیح مسلم، باب بیان عدد شعب الایمان، رقم الحدیث:۳۵]

مثلاً اگر راستہ پر کوئی گندی چیز ہے جس سے لوگوں کو تکلیف ہوگی یا کیلے کا کوئی چھلکا پڑا ہوا ہے اور یہ اندیشہ ہے کہ اس پر کسی کا پاؤں پڑا تو پھسل کر گر سکتا ہے، ایسی چیزوں کو راستے سے ہٹا دینا بھی ایمان کا شعبہ ہے۔

معاشرت بھی دین کا حصہ ہے: درحقیقت نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ہماری توجہ اس بات کی طرف فرمائی کہ دین صرف عقیدے اور عبادت کا نام نہیں، بلکہ معاشرت بھی دین کا حصہ ہے اور معاشرت کا بنیادی اصول یہ ہے کہ اپنی ذات سے کسی دوسرے کو ذرا سے بھی تکلیف نہ پہنچے۔ ہماری دین میں اس اصول کا بہت لحاظ رکھا گیا ہے۔ چناں چہ یہ بات ہمیں معلوم ہے کہ نماز با جماعت میں پہلی صف کا بہت ثواب ہے، اب اگر پہلی صف میں جگہ مل تو رہی ہے لیکن جگہ کی تنگی کی وجہ سے یہ اندیشہ ہے کہ پہلے سے موجود لوگوں کو تکلیف پہنچے گی تو اس موقع پر حدیث مبارک میں آتا ہے کہ اس وقت جو شخص اپنے مسلمان بھائی کو تکلیف سے بچانے کی خاطر پہلی صف کو چھوڑ دے گا اور دوسری صف میں کھڑا ہو جائے گا تو اس کو صف اول میں نماز پڑھنے سے دُگنا ثواب ملے گا۔[معجم اوسط للطبرانی:۵۳۷، اسنادہ ضعیف]

اسی طرح جمعہ کے دن نماز کے لئے جلدی مسجد کی طرف آنے اور امام کے قریب بیٹھنے کی فضیلت آتی ہے۔ لیکن دوسری طرف یہ حکم بھی نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر آگے مت جاؤ۔

[ابوداؤد: باب فی الغسل یوم الجمعۃ، رقم الحدیث:۳۴۷، اسنادہ حسن]

مقصد یہاں پر لوگوں کو تکلیف سے بچانا ہے۔

مؤمن کی عظمت: ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے دورانِ طواف بیت اللہ شریف سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ تو کتنی عظمت والا ہے، تو کتنی حرمت والا ہے، کتنے تقدس والا ہے، لیکن اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم) کی جان ہے، ایک مسلمان کی جان، اس کا مال، اس کی عزت اور اس کی آبرو اللہ کے نزدیک تیری حرمت سے زیادہ حرمت والی ہے۔

[سنن ابن ماجہ: باب حرمۃ دم المؤمن، رقم الحدیث:۳۹۳۲: اسنادہ صحیح]

معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص کسی مسلمان کی جان پر حملہ کرے، اس کے مال پر حمل کرے یا اس کی عزت وآبرو پر حملہ تو یہ شخص اس شخص سے بڑا مجرم ہے جو بیت اللہ شریف پر حملہ کرے۔ افسوس تو یہ ہے کہ ہم نے آج دین کو صرف نماز روزے کی حد تک سمجھ لیا ہے، باقی معاشرت سے تعلق رکھنے والے احکام کو، دوسروں کو تکلیف سے بچانے سے متعلق ہمارا رویہ بتاتا ہے کہ ہم اس کو دین کا حکم نہیں سمجھتے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں دین کو سیکھنے، سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق دیں آمین۔

الحدیث، ترجمہ: جو شخص اللہ تعالیٰ سے نہیں مانگتا اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوتے ہیں۔ (ترمذی:3373، اسنادہ حسن)

محبتِ الٰہی کے حصول کے 9 طریقے

مولانا منیر احمد صاحب علوی

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے، ترجمہ: جو مؤمن ہیں انہیں اللہ تعالیٰ سے نہایت قوی محبت ہے۔

(سورۃ البقرۃ، آیت:165)

دوسری جگہ ارشاد ہے، ترجمہ: اے ایمان والو! جو شخص تم میں سے اپنے دین سے پھر جائے تو اللہ تعالیٰ بہت جلد ایسی قوم پیدا کردے گا جن سے اللہ تعالیٰ کو محبت ہوگی اور اُن کو اللہ تعالیٰ سے محبت ہوگی۔

(سورۃ المائدۃ، آیت:54)

معلوم ہوا کہ دین میں حق تعالیٰ سے محبت ہی بنیاد اور اَصل ہے۔ جب یہ بات ہے تو ہمیں سوچنا چاہیے کہ ہم نے اس محبت کو اپنے اندر پیدا کرنے کے لیے کیا کوشش کی؟

حق تعالیٰ جل شانہ سے محبت رکھنے کے طریقے

پہلا طریقہ: سب سے پہلے گزشتہ گناہوں سے توبہ کیجیے اور آئندہ کے لیے اہتمام کرکے گناہوں کو چھوڑ دیجیے۔ شروع میں ضرور تکلیف ہوگی، مگر پھر مدد ہوگی اور کام آسان ہوجائے گا اِن شاء اللہ تعالیٰ۔ اس کو قربِ خداوندی میں بڑا دخل ہے۔

دوسرا طریقہ کسی اللہ والے سے تعلق رکھا جائے، اس سے امراضِ قلبی (حسد، غیبت، تکبر وغیرہ) کا علاج کروایا جائے اور اگر بیعت کرلے تو بیعت ہو جائے۔

تیسرا طریقہ تھوڑا سا وقت ذِکر اللہ کے لیے متعین کرلیا جائے، چاہے 15 منٹ ہی ہوں اور ذِکر اس نیت سے کرے کہ دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا ہو جائے۔

چوتھا طریقہ کسی وقت تنہائی میں بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو سوچا کرے۔ ان کی نعمتوں اور احسانات کو یاد کرنے سے بھی محبت پیدا ہوگی۔

پانچواں طریقہ اللہ تعالیٰ سے محبت بڑھنے کے لیے دعا کیجیے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں ہے، ترجمہ: اے اللہ تعالیٰ! میں آپ سے آپ کی محبت مانگتا ہوں اور اس کی محبت مانگتا ہوں جو آپ کو محبوب رکھتا ہو اور وہ عمل مانگتا ہوں جو آپ کی محبت تک پہنچا دے۔ اے اللہ تعالیٰ! میرے لیے اپنی محبت کو میری جان و مال اور اہل وعیال اور ٹھنڈے پانی کی محبت سے بھی زیادہ محبوب بنائیے۔ (ترمذی:3490، اسنادہ حسن)

چھٹا طریقہ نیک اعمال صرف عادت کے طور پر نہ کرے بلکہ اس نیت سے کرے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا ہوجائے۔

ساتواں طریقہ دنیا کے تعلقات کو چھوڑ دے یعنی غیر اللہ کی محبت کو دل سے نکال دے، کیوں کہ دو محبتیں ایک دل میں جمع نہیں ہوسکتیں۔

آٹھواں طریقہ اللہ تعالیٰ کے کمالات اور اوصاف کو سوچنے سے بھی دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا ہوگی۔

نواں طریقہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی سنت کا اہتمام کرے اس سے بھی اللہ تعالیٰ سے محبت قائم ہوجائے گی۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی محبت نصیب فرمائیں آمین ثم آمین

الحدیث، ترجمہ: بدگمانی سے بچو! کیوں کہ بدگمانی بدترین جھوٹ ہے۔ (المعجم الاوسط للطبرانی:8461، اسنادہ صحیح)

روزہ اور اُس کے 90 فائدے!

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَخَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اَجْمَعِیْن

روزہ ہر بالغ مسلمان عورت اور مرد پر فرض ہے۔ اسلام کی بنیاد جن پانچ ارکان پر ہے ان میں سے ایک روزہ بھی ہے۔ قارئین کرام کے سامنے روزہ کے 90 فوائد پیش کیے جاتے ہیں جن میں سے 40 دِینی 40 دُنیاوی اور 10 اُخروی فائدے ہیں۔ اُمید ہے کہ ان فوائد کو دیکھ کوئی روزہ کو ضائع نہیں کرے گا۔

روزہ کے 40 دینی فائدے

1 اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل ہوتی ہے۔ 2 اللہ تعالیٰ کا ایک فریضہ ادا ہوتا ہے۔ 3 روزہ معرفتِ الٰہی اور روحانیت پیدا کرتا ہے۔ 4 روزہ میں ہر نیکی کئی ہزار درجہ بڑھتی ہے۔ 5 پرہیزگاری اور تقویٰ پیدا ہوتا ہے۔ 6 جذبۂ جہاد کو تقویت پہنچتی ہے 7 قرآن خوانی اور قرآن فہمی کی برکت نصیب ہوتی ہے 8 گناہ دھل جاتے ہیں، اعمال بڑھ جاتے ہیں 9 اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص تعلق پیدا ہوتا ہے 10 فرشتوں سے مشابہت پیدا ہوتی ہے 11 اعتکاف کی برکت حاصل ہوتی ہے 12 نفلی عبادت سے فرض کا ثواب ملتا ہے 13 فرض نماز کا ثواب ستّر گنا بڑھتا ہے 14 اللہ تعالیٰ کے مہمان کی خاطر مدارت ہوتی ہے 15 روح بیدار رہتی ہے، نور آتا ہے 16 دل کی میل کچیل دور ہوتی ہے 17 روزہ گناہ سے ڈھال ہے 18 شیطان کا حملہ ٹوٹ جاتا ہے 19 توبہ کی توفیق ملتی ہے 20 نماز اور خیرات کی عادت پڑتی ہے 21 اللہ تعالیٰ کی رحمت سے خاص حصہ ملتا ہے 22 روزہ دار اللہ تعالیٰ کو اپناتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کا بن جاتا ہے 23 روزہ انسان کو متقی بناتا ہے 24 روزہ رحمت و بخشش اور نجات کا سبب ہے 25 تزکیہ نفس ہوتا ہے۔ 26 دعا قبول ہوتی ہے۔ 27 بخشش نصیب ہوتی ہے 28 روزہ ایک خالص اور بے ریا عبادت ہے 29 حیاتِ ابدی ملتی ہے 30 روحانیت بڑھتی ہے 31 قلبی طمانیت ملتی ہے۔ 32 آنکھ، کان اور زبان گناہ سے بچتے ہیں 33 احتساب کرنا آتا ہے 34 اجتماعی عبادت سے لذت آتی ہے 35 انفرادی عبادت کا زیادہ موقع ملتا ہے 36 لیلۃ القدر نصیب ہوتی ہے 37 عید الفطر اور عید کی خوشی حاصل ہوتی ہے۔ 38 تراویح کا ثواب ملتا ہے۔ 39 قیام اور صیام کی برکت نصیب ہوتی ہے۔ 40 بیوی بچوں پر خرچ کرنے کا ثواب ملتا ہے۔

روزہ کے چالیس دنیاوی فائدے

1 صبر وشکر نصیب ہوتا ہے۔ 2 خواہشاتِ نفسانی کمزور ہوتی ہے 3 مصائب برداشت کرنے کی عادت پڑتی ہے 4 صبر وضبط کی عادت پڑتی ہے 5 کثافت گھٹتی ہے اور روحانیت بڑھتی ہے 6 دوسروں سے بھلائی کا جذبہ پیدا ہوتا ہے 7 حسنِ عمل اور ضبط نفس کا ذریعہ ہے 8 صبح سویرے اٹھنے کی عادت پڑتی ہے 9 وقت پر کھانے سے بسیار خوری رکتی ہے 10 معدہ کو تقویت پہنچتی ہے 11 موٹاپا دور ہوتا

ہے ⓬ خون کا دباؤ درست ہوجاتا ہے۔ ⓭ ہم آہنگی اور مساوات پیدا ہوتی ہے ⓮ بھوک بڑھتی ہے اور بیماری گھٹتی ہے ⓯ روزہ سے ایک قسم کی ورزش ہو جاتی ہے ⓰ محنت اور عمل کے لیے زیادہ وقت ملتا ہے ⓱ اعتماد اور استقلال پیدا ہوتا ہے ⓲ رزق میں وسعت اور خرچ میں کفایت ہوتی ہے ⓳ جفاکشی کی عادت پڑتی ہے ⓴ سستی دور ہوتی ہے اور چستی آتی ہے 21 اندرونی اعضاء کو تقویت پہنچتی ہے 22 دل مضبوط ہوتا ہے 23 گناہ کا بازار بند ہوجاتا ہے 24 نیکی کا ماحول پیدا ہوتا ہے 25 سنگدلی دور ہوتی اور نرم مزاجی آتی ہے 26 مساجد کی رونق بڑھ جاتی ہے 27 اجتماعی نظام قائم ہوجاتا ہے 28 بھوک پیاس کا احساس پیدا ہوتا ہے 29 برائی سے نفرت اور نیکی سے محبت ہوتی ہے 30 طبیعت ہشاش بشاش ہوجاتی ہے 31 صبح کی بیداری سے جوش عمل بڑھتا ہے 32 رزق بڑھ جاتا ہے 33 مجاہدانہ جذبہ پیدا ہوتا ہے 34 حسن سلوک کا جذبہ پیدا ہوتا ہے 35 ظاہر اور باطن پاک رہتا ہے 36 بلغمی امراض کے لیے روزہ بے حد مفید ہے 37 جسم سے زہریلا مادہ خارج ہوجاتا ہے 38 بہت سی بیماریوں سے شفا ملتی ہے 39 خواہشات پر قابو پانا آتا ہے 40 افطاری کے وقت خوشی حاصل ہوتی ہے۔

روزے کے اُخروی فائدے: ❶ اللہ تعالیٰ کا جلوہ نصیب ہوگا ❷ روزہ دوزخ کی آگ سے ڈھال ہوگا ❸ روزہ بخشش کا سبب ہوگا اور روزہ جہنم سے آزاد کروائے گا ❹ جنت کے دروازے ''ریان'' سے داخلہ ملے گا ❺ روزہ قیامت کے دن شفاعت کرے گا ❻ روزہ دار کو عرش کے نیچے کھانا ملے گا ❼ قبر کے حساب سے نجات ملے گی ❽ روزہ دار اللہ تعالیٰ کی خاص جزاء کا مستحق ہوگا ❾ قیامت کے دن روزہ سے بڑھ کر شفیق کوئی چیز نہ ہوگی ❿ روزہ عالم مثال میں مجسم بن کر شفاعت کرے گا۔(صحیح البخاری:1904۔ابن ماجہ:3973۔شعب الایمان :3336،اسنادہ ضعیف۔ابن ماجہ:1640،اسنادہ صحیح۔شعب الایمان:1839،اسنادہ حسن۔صحیح البخاری:1904۔شعب الایمان:1839،اسنادہ حسن۔)

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اَجْمَعِيْنَ

بقیہ، ص:11 کا ہے کہ میں نے ٹکٹ تو لیا تھا اکانومی کا اور کچھ سفر کرلیا ہے فرسٹ کلاس میں، تو مجھے اس لحاظ سے ریلوے کا زیادہ کرایہ دینا چاہیے جتنا سفر میں نے زیادہ آرام والے ڈبّہ میں کیا ہے۔ تو اب میں نے پورے سفر کا اندازہ اور ٹکٹ کی رقم کو تقسیم کرکے پتہ چلایا ہے کہ اتنے سفر کا اتنا کرایہ مجھے زیادہ دینا چاہیے۔تو اس نسبت سے 5روپے ریلوے کے میرے ذمہ بنتے ہیں۔لہذا میں نے ٹکٹ خریدا اور پھر وہ ٹکٹ پھاڑ کر ضائع کردیا تاکہ اس پر کوئی دوسرا سفر نہ کرسکے۔تو اس طرح محکمہ ریلوے کی وہ رقم جو اس سفر کی وجہ سے مجھ پر لازم تھی میں نے ریلوے میں جمع کرواکر اپنا آخرت کا حساب صاف رکھا ہے

مبارک باد کے مستحق لوگ

مولانا زین العابدین صاحب

امن وامان کے عام حالات میں بھی ایک سپاہی کو مقررہ وظیفہ دیا جاتا ہے، مگر جب چاروں طرف بغاوت اور شورش کے شعلے بھڑک اُٹھیں اور حکومتِ وقت سے سرکش وسرتابی کی فضا عام ہو جائے اس زمانہ میں کسی سپاہی کی جانب سے وفاداری کا مظاہرہ بڑی قیمت رکھتا ہے اور اس کا باغیوں اور دشمنوں کے سامنے سینہ تان کر کھڑے ہو جانا قدرومنزلت سے دیکھا جاتا ہے۔ اسے خلعتِ شاہی (شاہی مقام ومرتبہ) اور گراں قدر (قیمتی) انعامات سے نوازا جاتا ہے اور اس کے منصب میں ترقی دی جاتی ہے، اور اسے بیش بہا (قیمتی) عطیات کا مستحق سمجھا جاتا ہے۔

وفاداری کا ثبوت دیجیے: آج جب کہ بگڑی ہوئی انسانیت میں اپنے خالق سے بغاوت کی فضا عام ہے، احکامِ الٰہیہ کو توڑا جارہا ہے، مادیت کا فتنہ اطرافِ عالم کو محیط (گھیرے میں لیے ہوئے) ہے، ایسے حالات میں جو اپنے کریم آقا سے وفاداری واطاعت شعاری کا ثبوت پیش کریں گے انہیں بیش بہا انعامات کی دولت سے نوازا جائے گا۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا ارشاد ہے، ترجمہ: فتنہ کے زمانہ میں عبادت کرنے کا درجہ ایسا ہے جیسے کوئی شخص ہجرت کرکے میرے پاس آئے۔ (صحیح مسلم، رقم الحدیث: 2948)

ایک حدیث شریف میں ہے کہ "اس اُمت کے آخر میں کچھ لوگ ہوں گے جن کو اُمت کے پہلے لوگوں (حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم) جیسا اجر وانعام عطا کیا جائے گا، یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی دعوت دیں گے، اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے منع کریں گے، اور اُن لوگوں سے جو فتنہ میں مبتلا ہیں مقابلہ کریں گے۔ (دلائل النبوۃ للبیہقی: 2874، إسنادہ حسن)

مساجد سے تعلق قائم کیجیے: اس پُرفتن زمانہ میں جن سعادت مندوں کو اپنے ایمان کی فکر اور اطاعتِ خداوندی کی لگن ہے، اور جو امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے ذریعہ امت کو ایمان اور عمل کی لائن پر ڈالنے کی محنت میں کوشاں ہیں انہیں فتنوں سے نہیں گھبرانا چاہیے کہ یہ ان کے لیے نہایت اعلیٰ درجات وترقیات کا ذریعہ ہیں۔ مگر خود مادیت کے گرداب سے نکل کر ایمان ویقین کی لائن پر پڑنا اور بندگانِ خدا تعالیٰ کو اس کی دعوت دینا بغیر اس کے ممکن نہیں کہ وقفہ وقفہ کے بعد کچھ وقت نکال کر اللہ والوں کی پاکیزہ مجلسوں میں حاضری دی جائے، ہر محلّہ کی مسجد کو محلّہ والوں کی دینی ضروریات اور ایمان وعمل کی دعوت کا مرکز بنایا جائے، ہر گھر کو ذکر وتلاوت سے معمور کیا جائے اور اس کے لیے اتنی محنت کی جائے کہ ہر مسلمان کا رابطہ مسجد سے استوار (قائم) ہو جائے۔ بس یہ ہے آج اُمت کی سب سے بڑی ضرورت۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائیں آمین ثم آمین۔

وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اَجْمَعِیْن

از افادات
حکیم الامت مجدد الملت حضرت
مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ

توبہ واستغفار کرتے رہنا چاہیے

مولانا
محمد عمر فاروق حفظہ اللہ لاہور

تاریخ کی کتابوں میں ایک پتھر کی حکایت لکھی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا گزر ایک پتھر کے پاس سے ہوا، دیکھا کہ زاروقطار رورہا ہے، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس پتھر سے پوچھا: کیوں روتا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ جب سے یہ آیت سنی ہے: وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ (سورۃ البقرۃ، آیت:24)
ترجمہ: جہنم کا ایندھن آدمی بھی ہیں اور پتھر بھی۔ اس وقت سے خوف کی وجہ سے رو رہا ہوں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی کہ یا اللہ تعالیٰ! اس پتھر کو جہنم میں نہ ڈالا جائے، وہاں سے وحی آئی کہ ہم نے آپ کی دعا قبول کر لی ہے کہ اس پتھر کو جہنم میں نہیں ڈالا جائے گا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس پتھر کو تسلی دی، پتھر بہت خوش ہوا اور رونا بند کر دیا، اور حضرت موسیٰ علیہ السلام وہاں سے آگے تشریف لے گئے۔ ایک مدت کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام پھر وہاں سے گزرے تو دیکھا کہ وہ پتھر پھر رو رہا ہے، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس پتھر سے پوچھا کہ اب کیوں رو رہے ہو؟ جب کہ تمہاری تسلی کروا دی گئی تھی اور تمہیں خوشخبری بھی مل گئی تھی۔

پتھر نے کہا: اے موسیٰ (علیہ السلام)! خوشخبری رونے کی وجہ سے ہی ملی تھی اب میں رونے کو کیسے چھوڑ دوں جس کی بدولت اتنی بڑی دولت نصیب ہوئی ہے۔

(خطباتِ حکیم الامت 149/9)

اِنسان کے لیے سبق: اسی طرح انسان کو کرنا چاہیے کہ اگر توبہ واِستغفار اور دعائیں کر کے مصائب سے نجات مل جائے تو بھی توبہ واِستغفار اور دعا کو نہ چھوڑے، اللہ تعالیٰ سے اپنا واسطہ ختم نہ کرے۔ اس دیہاتی کی طرح نہ بن جائے کہ جس کا بھتیجا نماز پڑھتا تھا، اعتکاف کرتا تھا، دعا کرتا تھا، دیہاتی کہنے لگا کہ معلوم نہیں کہ ہاتھ ہاتھ پھیلا پھیلا کر کیا مانگتا رہتا ہے؟ جب کہ کھانے کو ہر چیز موجود ہے، پہننے کے لیے کپڑے موجود ہیں، سواریاں ہیں، روپے پیسے ہیں، زمین وکھیت ہیں۔ یہ بالکل غلط بات ہے اگر اللہ تعالیٰ نے نعمتیں اور آرائش کا سامان دیا ہوا ہے تو شکر ادا کرنا چاہیے اور دعا کرتا رہے تاکہ یہ نعمت زائل (ختم) نہ ہو۔

اور یاد رکھیے اللہ تعالیٰ کی تو یہ شان ہے کہ گستاخی وگناہ کرنے پر بھی رزق کو بند نہیں کرتے، تو جو ذات اس قدر مہربان ہو تو تمہارا کیا خیال ہے کہ مانگنے پر بھی وہ رزق نہ دیں گے؟

در تضرع باش تا شاداں شوی
گریہ کن تابے وہاں خنداں شوی

ترجمہ: عاجزی کرتا رہ تاکہ خوش رہے، روتا رہ تاکہ ہنسنے والا بنا رہے۔ (از خطبات حکیم الامت 213/9)

اللہ تعالیٰ ہمیں بکثرت توبہ واِستغفار کی توفیق عطا فرمائیں آمین ثم آمین۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ایمان افروز واقعات

مولانا عبدالرحیم صاحب

روزہ میں سبقت: ایک دِن حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فجر کی نماز کے بعد حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے گفتگو کی اور دریافت فرمایا: تم میں سے آج کس نے روزہ رکھا؟ اس پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ مجھے تورات کو روزہ رکھنے کا خیال نہیں آیا تو میں نے آج روزہ نہیں رکھا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: مجھے رات روزہ رکھنے کا خیال آ گیا تھا، لہذا میں تو آج روزہ دار ہوں۔

پھر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے آج کس نے مریض کی عیادت کی ہے؟ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! (ﷺ) ابھی تو ہم یہاں سے (فجر کی نماز پڑھ کر) کہیں گئے ہی نہیں، مریض کی عیادت کیسے کرتے؟ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: مجھے معلوم تھا کہ بھائی عبدالرحمٰن بن عوف کی طبیعت ناساز ہے، اس لیے میں مسجد کی طرف آتے ہوئے اُن کے گھر سے ہوکر آیا ہوں تاکہ اُن کا حال احوال دیکھ لوں۔

غرباء ومساکین کی مدد میں سبقت پھر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے آج کس نے مسکین کو کھلایا ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ (ﷺ)! ابھی تو ہم نماز پڑھ کر کہیں باہر گئے ہی نہیں (اتنی صبح کسی کی کیسے مدد کرتے؟)۔ مگر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: میں صبح مسجد میں داخل ہونے ہی والا تھا مجھے ایک سائل (بھوکا) ملا، ادھر میں نے عبدالرحمٰن بن عوف کے ہاتھ میں، مَیں نے جو کی روٹی کا ٹکڑا دیکھا وہ اُن سے لے کر میں نے فقیر کو دے دیا۔

جنت کی بشارت یہ ساری گفتگو سن کر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ سلم نے ارشاد فرمایا: تجھے جنت کی خوشخبری ہو۔ پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے کچھ ایسی باتیں ارشاد فرمائیں جن سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی خوش ہو گئے۔ مگر اُنہیں یہی خیال آیا کہ جب کبھی میں نیکی کا ارادہ کرتا ہوں تو ابوبکر صدیق مجھ سے سبقت لے جاتے ہیں۔

بیٹوں کو نصیحت

حضرت حکیم بن قیس رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ان کے والد نے موت کے وقت اپنے بیٹوں کو یوں نصیحت کی: اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اپنے بڑوں کو سردار بناؤ، جب قوم اپنے بڑوں کو سردار بناتی ہے تو اپنے آباء واجداد سے آگے نکل جاتی ہے اور جب اپنے چھوٹوں کو سردار بناتی ہے تو وہ اپنے ہم عصروں میں ذلیل و رُسوا ہو جاتی ہے۔ (صحیح الادب المفرد: 361)

ہنسی مزاح میں اعتدال سے کام لیجیے!

مولانا
محمد سرور بن جمعہ خاں

قرآن وسنت میں مزاح اور دل لگی کے اصول پوری وضاحت کے ساتھ بیان کیے گئے ہیں، بلکہ اگر کہا جائے تو ظرافت ایک مطلوب صفت اور سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی سنت ہے۔

احادیثِ مبارکہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی ظرافت کے بے شمار واقعات مذکور ہیں۔ البتہ یہ نہیں بھولنا چاہئے کہ مذہبِ اسلام افراط وتفریط سے پاک ایک معتدل راستہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اُمتِ مسلمہ کو اعتدال والی اُمت قرار دیا ہے۔ (سورۃ البقرہ، آیت:143)

مسکرا کر ملنے کے فوائد: یہ اسلام کی تعلیمات میں سے نہیں کہ طبیعت میں خشکی اور روکھا پن ہو بلکہ ہنسنا مسکرانا اور خوش دلی سے پیش آنا اسلامی تعلیمات میں مطلوب ہے۔ جب بھی انسان اپنے مسلمان بھائی سے ملے تو مسکرا کر ملے، اس سے محبت بڑھتی ہے، تعلقات اچھے رہتے ہیں اور کبھی جھگڑا نہیں ہوتا۔ مگر یہ مزاح اعتدال کے ساتھ ہو۔ ہر وقت قہقہے لگانا، ہنسی مذاق، خوش گپیوں میں دوستوں، یاروں کی محفلیں جما کر اس قدر مشغول ہوجانا کہ یادِ الٰہی اور فکرِ آخرت سے بالکل غفلت ہوجائے انتہائی نقصان دہ ہے۔

افسوس کہ بعض لوگوں کو ہنسی کھیل میں اوروں کا مذاق اڑانے کی عادت ہوگئی ہے۔ دوسروں پر طنز کرنا، فقرے کسنا، نقلیں اُتارنا حتی کہ دھوکہ دینا تک ظرافت کا حصہ بن چکا ہے۔

اکثر دیکھا گیا ہے کہ ایک مجلس بڑے پُرکیف انداز میں شروع ہوتی ہے مگر بلاوجہ کی خوش گپیاں باہمی رنجشوں کا سبب بن جاتی ہے۔

مزید یہ کہ مسخرہ پن کو پیشے کی حیثیت سے اختیار کرلیا گیا ہے۔ اور تقریبات میں مسخروں کو بلانا فیشن سمجھا جاتا ہے۔

اپنی محفلوں کا جائزہ لیجیے خوب سمجھ لینا چاہیے کہ جس طرح عام حالات میں جھوٹ بولنا ناجائز ہے، اسی طرح مذاق میں بھی جھوٹ بولنا ناجائز ہے۔

بہرحال ہمیں اپنی محفلوں کا جائزہ لینا چاہیے اور اس بات کا خاص اہتمام کرنا چاہیے کہ ہماری وجہ سے کسی مسلمان کا دل نہ دکھے، نہ ہی غصہ میں اور نہ ہی مذاق میں۔ بہت سے لوگ نیکی کے کاموں میں خوب بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں لیکن ساتھ ہی کسی مسلمان کا دل دکھانے میں ذرا بھی نہیں چوکتے۔ حالاں کہ حدیث شریف کے مطابق مسلمان کا دل دکھانے والا کامل مسلمان نہیں۔ (ماخوذ از صحیح مسلم، رقم الحدیث:65)

بدترین شخص: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے بدتر اس شخص کو پاؤ گے جو دو چہروں والا (یعنی دو رُخی) ہو، بعض لوگوں کے سامنے ایک چہرہ سے آئے، اور بعض لوگوں کے سامنے دوسرے چہرہ سے۔ (صحیح البخاری، رقم الحدیث:6058)

نماز سے متعلق کچھ مسائل

مولانا مفتی محمد نوید خان صاحب لاہور

مسئلہ 1 اگر اگلی صف میں جگہ خالی ہو اور کوئی شخص اس خالی جگہ کو پر کرنے کے لیے (صفوں کی درستگی کے لیے) قبلہ رُخ رہتے ہوئے، دوران نماز ایک صف کی مقدار تک چلے تو نماز فاسد نہ ہوگی، اور اس سے زیادہ لگا تار چلے نماز فاسد ہو جائے گی، اور اگر ایک صف کے بقدر چل کر رُک کے پھر چلے تو نماز فاسد نہ ہوگی۔[ہندیہ:۱/۱۰۳]

مسئلہ 2 اگر معذور آدمی پہلی صف میں نماز ادا کرنے کی صورت میں کافی جگہ گھیر لیتا ہے، یا صف کے درمیان کافی جگہ خالی رہتی ہے، یا دوسرے نمازیوں کو تکلیف ہوتی ہے تو ایسے معذور کے لیے بہتر ہے کہ آخری صف میں جہاں کنارے پر جگہ ہو وہاں نماز ادا کریں۔[شامی:۱/۵۶۹]

مسئلہ 3 نماز میں چپ چاپ ہونٹ بند کر کے دل ہی دل میں قراءت کا فرض ادا ہونے کے لیے کم از کم درجہ یہ ہے کہ حروف صحیح طور پر نکلیں اور اس کے پاس والا یا خود اپنی قراءت کی آواز سن سکے، اس لیے نماز کے دوران ہونٹ ہلا کر قراءت کرنا ضروری ہے۔ ہونٹ کو حرکت دیئے بغیر جو قراءت کی جاتی ہے شریعت میں اس کا اعتبار نہیں۔ [ہندیہ:۱/۵۴۳۔شامی:۱/۵۴۳]

مسئلہ 4 اگر کسی آدمی کو وضو توڑنے والی چیزوں میں سے کوئی چیز مثلاً: قطرہ نکلنا، ہوا کا نکلنا، خون وغیرہ مسلسل آتا رہتا ہے اور ایک نماز کے مکمل وقت میں سے اتنا وقت بھی نہیں ملتا کہ وہ وضو اور پاکی کے ساتھ اس وقت کی فرض نماز ادا کر سکے تو وہ معذور ہے، ایسا معذور ہر نماز کا وقت داخل ہونے کے بعد نیا وضو کر کے پاک کپڑا پہن کر جس جگہ پر نجاست لگی ہے اس کو دھو کر فرض، واجب، سنت، نفل جو چاہے پڑھ سکتا ہے، جب تک اس نماز کا وقت باقی رہے گا، تو اس وضو توڑنے والی چیز کے جاری رہنے سے وضو نہیں ٹوٹے گا، البتہ اس وضو توڑنے والی چیز کے علاوہ دوسری وضو توڑنے والی چیز پائی جانے کی وجہ سے وضو ٹوٹ جائے گا۔[شامی:۱/۳۰۵]

مسئلہ 5 اگر کوئی نمازی قعدہ اخیرہ میں تشہد پڑھنے کے بعد بھول کر کھڑا ہو گیا، پھر یاد آنے پر بیٹھ گیا، تو اب سجدہ سہو کرنے کے لیے دوبارہ التحیات پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ بیٹھتے ہی سلام پھیر کر سجدہ سہو کر لے پھر بیٹھ کر التحیات، درود شریف، اور دعا پڑھ کر سلام پھیر کر نماز پوری کرے۔[شامی:۲/۱۸۴،۱۸۶]

مسئلہ 6 اگر کسی شخص کی کوئی نماز قضا ہو جائے تو اسے چاہیے کہ وہ اسے چھپ کر پوشیدہ طور پر پڑھے، دوسروں کو مطلع کر کے علی الاعلان نہ پڑھے، کیوں کہ نماز اپنے وقت پر نہ پڑھنا بہت بڑا گناہ ہے، اور گناہ کو ظاہر کرنا بھی گناہ ہے۔[شامی:۲/۵۳۹]

مسئلہ 7 نماز میں ایک رکعت میں کم از کم ایک آیت قرآن کریم پڑھنا فرض ہے۔ اور کم از کم تین چھوٹی سے چھوٹی آیتوں یا اس کے بقدر ایک بڑی آیت کا سورۂ فاتحہ کے ساتھ ملا کر پڑھنا واجب ہے۔

(الدر مع شامی 537/1)

الحدیث، ترجمہ: اپنے مالوں کو زکوٰۃ نکال کر محفوظ کر لو۔ (المعجم الاوسط: 1963، اسنادہ ضعیف)

علم دین حاصل کرنے کے چند آداب

مولنا مفتی مجاہد صاحب

"علم" اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک بہترین نعمت اور قیمتی عطیہ ہے جس کو حاصل کرنے کے لیے بہت سے آداب ہیں: 1 علم اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے سیکھئے دنیا کی شہرت اور نام بنانا مقصود نہ ہو۔ 2 اپنے سب اساتذہ کرام کا ہمیشہ خوب احترام کیجیے۔ 3 کتاب کی عظمت کا خیال رکھئے۔ کتاب کی طرف پاؤں دراز نہ کیجیے، دائیں ہاتھ میں کتاب پکڑیئے اور بائیں ہاتھ میں جوتا۔ کتاب پر سہارا نہ لیجئے، کتاب پر کوئی دوسری چیز نہ رکھیے۔ 4 علم حاصل کرنے میں محنت سے کبھی جی نہ چرایئے 5 سبق پڑھنے سے پہلے اچھی طرح اس کا مطالعہ کیجیے، پھر سبق توجہ سے پڑھیے اور پھر ہم سبق ساتھیوں سے اس سبق کا تکرار بھی کیجیے۔ 6 دورانِ طالب علمی جو مصائب آئیں اُن کو برداشت کیجئے۔ 7 سبق میں ناغہ نہ کیجیے، ناغہ کرنے سے سبق میں بے برکتی ہو جاتی ہے۔ ہمارے اکابر فرماتے ہیں کہ سبق سے ایک دن کا ناغہ اسّی دن کا نقصان کرنا ہے، کیوں کہ ایک سبق دوسرے سے ربط و تعلق رکھتا ہے۔ جب یہ رابطہ منقطع ہوگیا تو اس کو دوبارہ جڑنے میں عرصہ لگے گا۔ 8 دنیوی تعلقات سے الگ ہوکر پوری یکسوئی سے علم حاصل کرنے میں مشغول رہیے۔ 9 علم کو حاصل کرنے کی نیت سے پڑھیے، اور جو پڑھیں اس پر عمل کا موقع ہو تو عمل کیجیے ایسا علم بے کار ہے جس پر عمل نہ کیا جائے۔ 10 استاد صاحب کے پڑھانے کے بعد جو بات سمجھ میں نہ آئے تو اپنی سمجھ کو قصوروار ٹھہرایئے اور استاد صاحب کو بُرا نہ کہیے۔ 11 اپنے اسلاف اور اکابر کی ہرگز توہین نہ کیجیے، اس سے بھی علم کے ضائع ہونے کا اندیشہ ہے۔ 12 اپنے ہم سبق ساتھیوں کے ساتھ بھی ہمدردی اور اپنائیت اور محبت کا معاملہ رکھیے۔ 13 اپنے آپ کو گناہوں سے بچانے کا پورا اہتمام کیجیے، کیوں کہ علم نور ہے اور گناہوں سے ظلمت آتی ہے اور ایک ہی دل میں نور اور ظلمت ہو، ایسا نہیں ہوسکتا۔ 14 سادہ زندگی بسر کیجیے، زیب و زینت میں پڑیں گے تو علم میں کمال حاصل نہ ہوگا۔ 15 اپنے اساتذہ کرام کے لیے دعا کرتے رہیے، یہ طالب علم پر استاذ صاحب کا حق بھی ہے اور حافظہ میں قوت کا ذریعہ بھی ہے۔ 16 اپنے عقیدہ کو درست رکھیے، علم تبھی ثمر آور (فائدہ مند) ہوگا جب کہ عقیدہ بھی درست ہو۔ 17 نماز باجماعت تکبیر اُولیٰ کے ساتھ صفِ اوّل میں پڑھنے کا خوب اہتمام کیجیے، اس کی برکت سے علم میں نورانیت بھی آئے گی اور ترقی بھی ہوگی۔ 18 اپنے اکابرین کی رائے کو ہمیشہ اپنی رائے پر مقدم رکھیے اور ہمیشہ اُن کے دامن سے وابستہ رہیے۔ حدیث شریف میں ہے: اَلْبَرَکَۃُ مَعَ اَکَابِرِکُمْ (المعجم الاوسط، رقم الحدیث: 8991، اسنادہ صحیح)

ترجمہ: برکت تمہارے بڑوں کے ساتھ جڑنے میں ہے۔ 19 ہر روز سبق کو یاد کرنے، سمجھنے اور عمل کرنے کے لیے پڑھیے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کی توفیق دیں آمین ثم آمین۔

الحدیث، ترجمہ: جو شخص قرآن کریم کو اٹکتا ہوا پڑھتا ہے اور دقت اُٹھاتا ہے اس کو دوہرا ثواب ملتا ہے۔ (صحیح مسلم: 798)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قرآن کریم میں حلال و پاکیزہ کھانے کی تاکید

قسط نمبر 1

مولانا محمد طیب الیاس صاحب

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے انسان کی بدنی، عقلی اور اَخلاقی صحت کے پیشِ نظر پاکیزہ چیزوں کو حلال ومباح قرار دیا ہے جب کہ ناپسندیدہ اور مضر چیزوں کو حرام قرار دیا ہے، اس سلسلہ میں چند قرآنی ارشادات پیش کیے جاتے ہیں

(1) حلال وحرام قرار دینے کا حق: اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: ''اے لوگو! زمین میں جو حلال پاکیزہ چیزیں ہیں وہ کھاؤ، اور شیطان کے نقشِ قدم پر نہ چلو، یقین جانو کہ وہ تمہارے لیے ایک کھلا دشمن ہے۔'' (سورۂ بقرہ، آیت:168)

مشرکینِ عرب کی ایک گمراہی یہ تھی کہ انہوں نے کسی آسمانی تعلیم کے بغیر مختلف چیزوں کے بارے میں حلال وحرام کے فیصلے خود گھڑ رکھے تھے، مثلاً: مردار جانور کو کھانا اُن کے نزدیک جائز تھا، مگر بہت سے حلال جانوروں کو انہوں نے اپنے اوپر حرام کر رکھا تھا (حالاں کہ کسی چیز کو حلال یا حرام قرار دینے کا حق واختیار اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو نہیں ہے)۔ (توضیح القرآن، ص93)

(2) حلال کھانا اور شکر بجالانا اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: ''اے ایمان والو! جو پاکیزہ چیزیں ہم نے تمہیں رزق کے طور پر عطا کی ہیں، اُن میں سے (جو چاہو) کھاؤ، اور اللہ کا شکر ادا کرو، اگر واقعی تم صرف اسی کی بندگی کرتے ہو۔'' (سورۂ بقرہ، آیت:172)

اِس آیتِ شریفہ میں پاکیزہ چیزوں کے کھانے کا حکم فرمایا ہے، اور اللہ پاک نے جو نعمتیں دی ہیں اُن کا شکر ادا کرنے کا حکم دیا ہے، اور فرمایا ہے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہو تو اُس کا شکر ادا کرو، کیوں کہ جو عبادت اُس کی عظمت وکبریائی کی شایانِ شان ہے وہ شکر کے بغیر کامل نہیں ہوتی۔ (تحفۃ المسلمین، ص:739)

(3) شکار کیے جانور اور اہلِ کتاب کا ذبیحہ

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: ''لوگ تم سے پوچھتے ہیں کہ اُن کے لیے کون سی چیزیں حلال ہیں؟ کہہ دو کہ تمہارے لیے تمام پاکیزہ چیزیں حلال کی گئی ہیں، اور جن شکاری جانوروں کو تم نے اللہ کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق سکھا سکھا کر (شکار کے لیے) سدھا لیا ہو، وہ جس جانور کو (شکار کرکے) تمہارے لیے روک رکھیں، اُس میں سے تم کھا سکتے ہو، اور اس پر اللہ کا نام لیا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو، اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔ آج تمہارے لیے پاکیزہ چیزیں حلال کر دی گئی ہیں، اور جن لوگوں کو (تم سے پہلے) کتاب دی گئی تھی، اُن کا کھانا بھی تمہارے لیے حلال ہے''۔ (سورۂ مائدہ، آیت:4-5)

شکار کیے جانور (یہاں دو آیتیں ہیں، پہلی آیتِ شریفہ میں) شکاری جانوروں مثلاً شکاری کتوں اور باز وغیرہ کے ذریعے حلال جانوروں کا شکار کر کے انہیں کھانا جن شرائط کے ساتھ جائز ہے، اُن کا بیان ہو رہا ہے۔ پہلی شرط یہ ہے کہ شکاری جانور کو سدھا لیا گیا ہو، جس کی علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ جس جانور کا شکار کرے اُسے خود نہ کھائے، بلکہ اپنے مالک کے لیے روک رکھے۔ دوسری شرط یہ ہے کہ شکار کرنے والا شکاری کتے کو کسی جانور پر چھوڑتے

وقت اللہ کا نام لے یعنی بسم اللہ پڑھے۔ (بقیہ شرائط اور تفصیل جاننے کے لیے کتبِ فقہ یا علمائے کرام کی طرف رجوع کیا جائے)۔ (توضیح القرآن، ص238)

اہلِ کتاب کا ذبیحہ (دوسری آیتِ شریفہ میں مذکور ہے) ”اور جن لوگوں کو (تم سے پہلے) کتاب دی گئی تھی، اُن کا کھانا بھی تمہارے لیے حلال ہے۔“ کھانے سے یہاں مراد ذبیحہ ہے، اہلِ کتاب یعنی یہودی اور عیسائی چوں کہ جانور کے ذبح میں انہی شرائط کی رعایت رکھتے تھے جو اسلامی شریعت میں مقرر ہیں اور وہ دوسرے غیر مسلموں سے اِس معاملے میں ممتاز تھے کہ فی الجملہ (کسی قدر) آسمانی کتابوں کو مانتے تھے، اِس لیے اُن کے ذبح کیے ہوئے جانور مسلمانوں کے لیے جائز قرار دیئے گئے تھے، بشرطے کہ وہ جانور کو صحیح شرعی طریقے سے ذبح کریں، اور اُس پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام نہ لیں۔ آج کل یہودیوں اور عیسائیوں میں ایک بڑی تعداد تو اُن لوگوں کی ہے جو درحقیقت دہریے ہیں، خدا ہی کے قائل نہیں ہیں، ایسے لوگوں کا ذبیحہ بالکل حلال نہیں ہے، اور اُن میں سے بعض اگرچہ عیسائی یا یہودی ہیں، مگر اپنے مذہب کے اَحکام چھوڑے ہوئے ہیں، اور ذبح کرنے میں شرعی شرائط کا لحاظ نہیں کرتے، اِس لیے اُن کا ذبیحہ بھی حلال نہیں ہے

(4) دودھ اور شہد اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: ”اور بے شک تمہارے لیے مویشیوں میں بھی سوچنے سمجھنے کا بڑا سامان ہے، اُن کے پیٹ میں جو گوبر اور خون ہے، اُس کے بیچ میں سے ہم تمہیں ایسا صاف ستھرا دودھ پینے کو دیتے ہیں جو پینے والوں کے لیے خوش گوار ہوتا ہے۔ اور کھجور کے پھلوں اور انگوروں سے بھی (ہم تمہیں ایک مشروب عطا کرتے ہیں) جس سے تم شراب بھی بناتے ہو، اور پاکیزہ رزق بھی۔ بے شک اِس میں بھی اُن لوگوں کے لیے نشانی ہے جو عقل سے کام لیتے ہیں۔ اور تمہارے پروردگار نے شہد کی مکھی کے دل میں یہ بات ڈال دی کہ تو پہاڑوں میں، اور درختوں میں اور لوگ جو چھتریاں اُٹھاتے ہیں، اُن میں اپنے گھر (چھتے) بنا۔ پھر ہر قسم کے پھلوں سے اپنی خوراک حاصل کر، پھر اُن راستوں پر چل جو تیرے رب نے تیرے لیے آسان بنا دیئے ہیں۔ (اس طرح) مکھی کے پیٹ سے وہ مختلف رنگوں والا مشروب نکلتا ہے جس میں لوگوں کے لیے (بہت سی بیماریوں سے) شفا ہے، یقیناً اِن سب باتوں میں اُن لوگوں کے لیے شفا ہے جو سوچتے سمجھتے ہوں۔“

ایک لطیف اشارہ یہ سورت مکی ہے، جب یہ نازل ہوئی تو اُس وقت شراب حرام نہیں ہوئی تھی، لیکن اِسی آیت میں شراب کو پاکیزہ رزق کے مقابلے میں ذکر فرما کر ایک لطیف اشارہ اِس طرف کر دیا گیا تھا کہ شراب پاکیزہ رزق نہیں ہے (توضیح القرآن، ص586)

چھتریاں اُٹھانے سے مراد وہ ٹٹیاں (بانس کی خاص قسم کی لکڑیاں) ہیں جن پر مختلف قسم کی بیلیں چڑھائی جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے خاص طور پر شہد کی مکھی کے گھر بنانے کا ذکر اِس لیے فرمایا ہے کہ وہ جو چھتے بناتی ہیں، وہ عجیب وغریب صنعت (مُسدَّس، چھے کونے کے، متساوی الاضلاع) کا شاہکار ہوتے ہیں، اور عام طور پر وہ یہ چھتے اونچی جگہوں پر بناتی ہے، تاکہ اُس میں بننے والا شہد زمین کی کثافتوں سے بھی محفوظ رہے، اور اُسے تازہ ہوا بھی میسر آئے، توجہ اس طرف دلائی جارہی ہے کہ یہ سب کچھ اُسے اللہ تعالیٰ نے سکھایا ہے۔

دو خواب ۔۔۔ دو تعبیریں

مولانا محمد یوسف میواتی صاحب

پہلا خواب: حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ نیکوکاروں میں سے ایک بزرگ نے مجھے بتایا کہ میں نے خواب میں ایک بڑھیا کو دیکھا، جس کے سر کے بال کچھ سیاہ اور سفید تھے، اور وہ ہر قسم کے زیورات سے مزین تھی، میں نے اس بڑھیا سے پوچھا کہ تو کون ہے؟ اس نے کہا میں دنیا ہوں۔ میں نے کہا کہ تیرے شر سے میں اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں۔ وہ کہنے لگی کہ اگر تو چاہتا ہے کہ میرے شر سے اللہ تعالیٰ تجھے پناہ دے۔ تو مال و دولت سے محبت نہ کرے۔ (حلیۃ الاولیاء 80/7)

دوسرا خواب: حضرت قبیصہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ تعالیٰ کو ان کی وفات کے بعد خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے چند اشعار پڑھے:

نَظَرْتُ اِلٰی رَبِّی کَفَاحًا فَقَالَ لِیْ
هَنِیْئًا رِضَائِیْ عَنْکَ یَا ابْنَ سَعِیْدٍ
فَقَدْ کُنْتُ قَوَّامًا اِذَا اَقْبَلَ الدُّجٰی
بِعَبْرَۃِ مُشْتَاقٍ وَقَلْبٍ عَمِیْدٍ
فَدُوْنَکَ فَاخْتَرْ اَیَّ قَصْرٍ اَرَدْتَہٗ
وَزُرْنِیْ فَاِنِّیْ عَنْکَ غَیْرَ بَعِیْدٍ

ترجمہ: میں نے اپنے رب تعالیٰ کو آمنے سامنے بغیر حجاب کے دیکھا، اللہ تعالیٰ نے مجھ سے فرمایا کہ اے ابن سعید! تجھے میری رضا و خوشنودی مبارک ہو۔ کیوں کہ دنیا میں جب رات ہوتی تھی تو تُو میری ملاقات اور جنت کے شوق سے آنسو بہاتے ہوئے غم زدہ دل کے ساتھ میری عبادت کے لیے کھڑا رہتا تھا پس جنت میں جو محل تجھے اچھا لگے اسے پسند کرلے اور میری زیارت کرتا رہ کیوں کہ میں تجھ سے دور نہیں ہوں۔ (حلیۃ الاولیاء 74/7)

دنیا کے شر سے حفاظت: پہلے خواب میں دنیا کے شر سے حفاظت کا طریقہ خود دنیا نے بتایا ہے کہ مال و دولت سے محبت نہ کرو۔

تہجد کی برکات: دوسرے خواب سے تہجد کی پانچ برکات معلوم ہوتی ہیں:

1 رب تعالیٰ کی زیارت۔ 2 اللہ تعالیٰ کا خطاب فرمانا۔ 3 اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کا حاصل ہونا۔ 4 جنت کے قصر و محلّات کا ملنا۔ 5 قربِ خداوندی۔

خرید و فروخت شریعت کے مطابق کیجیے!

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو خرید و فروخت کرنے والے جب تک علیحدہ نہ ہو جائیں ان کو (ردّوبدل) کا اختیار رہتا ہے۔ اگر وہ سچ بولیں اور عیوب (وغیرہ) واضح کریں تو ان کی خرید و فروخت میں برکت ڈال دی جاتی ہے اور اگر وہ عیوب (وغیرہ) چھپائیں اور جھوٹ بولیں تو اُن کی خرید و فروخت سے برکت نکال لی جاتی ہے۔ (صحیح البخاری، رقم الحدیث: 2082)

عزت اور حفاظت کا ضامن

جناب محمد عمر شیخ صاحب

جس طرح نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج اللہ تعالیٰ کے احکام ہیں۔اسی طرح پردہ بھی اللہ تعالیٰ ہی کا حکم ہے جس کی تاکید قرآن کریم وحدیث شریف میں بار بار آئی ہے۔حتیٰ کہ نماز اور دیگر عبادات میں بھی خواتین کے لیے پردہ والی ہیئت کو زیادہ سے زیادہ برقرار رکھا گیا ہے۔خاتون کے فوت ہوجانے کے بعد بھی اس کے غسل اور کفن کے دوران پردہ کا اہتمام رکھنے کا حکم دیا گیا ہے۔

پردہ: پردہ کرنا خواتین کے لیے وقار و عظمت ، شرافت وعزت اور حفاظت کا ضامن ہے۔مگر اس فریضہ کی ادائیگی کرتے ہوئے ہم کیوں گھبراتے ہیں؟ پردہ کے حکم کے سامنے ہم لوگوں کی احمقانہ باتوں سے کیوں پریشان ہوجاتے ہیں؟اور دورِ حاضر کے اس بے حیاء معاشرہ اور اس دور کی ننگی تہذیب کے کیوں دلدادہ ہیں؟اور پردہ کے حفاظتی حصار سے نکل کر ہم کیوں ناپاک نظروں کو موقع فراہم کرتے ہیں؟اور چادر اور چار دیواری کی حفاظت سے نکل کر سڑکوں اور بازاروں میں کیوں مارے مارے پھرتے ہیں؟ عظمت وشرافت کو چھوڑ کر ذلت ورُسوائی کو کیوں اختیار کرتے ہیں؟ جب کہ پردہ میں رہ کر بھی دین ودنیا کے سب کام سرانجام دیئے جاسکتے ہیں۔

ابتدائے اسلام میں کفر وشرک، جہالت اور ضلالت، ظلم وجبر کی تاریکیوں کو دور کرنے میں جہاں حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی دن رات کی جدوجہد، محنت وقربانیاں تھیں ،وہیں شرم وحیا کی پیکر خواتین اسلام.....صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کی بھی بے مثال قربانیاں شامل تھیں،جنہوں نے نہ صرف حلقہ خواتین میں بلکہ ہر میدان میں دینی خدمات پیش کر کے اس عظیم انقلاب میں بھرپور حصہ لیا۔یوں خواتین اسلام نے علم وعمل،ادب وفنون اور میدانِ جنگ میں ایسے ایسے عظیم کارنامے سرانجام دیئے کہ مردوں کی عقلیں بھی دنگ رہ گئیں اور دنیا اُن خواتین اسلام کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔

خواتین اسلام کا ورثہ قرآن کریم میں شرم وحیاء کی پیکر ان خواتین کی خدمات کو سراہا گیا اور ان کی عزت عظمت وشرافت اور اُن کے بلند مرتبہ کو جابجا بیان فرمایا گیا ہے۔جو رہتی دنیا تک پڑھا جاتا رہے گا۔ کائنات میں اس سے بڑا اعزاز کچھ اور نہیں ہوسکتا۔

حضرات ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کو اُمہات المؤمنین یعنی مسلمانوں کی ماؤں کے لقب سے نوازا گیا اور دیگر صحابیات کی پاکیزہ زندگیاں بے مثال نمونہ ہیں۔شرم وحیا،عفت وپاکدامنی اُمہات المؤمنین اور حضرات صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کا ورثہ ہے۔جس کی ہمیں قدر اور اس کی لاج رکھنا ہوگی۔

اللہ تعالیٰ پردہ کی قدر وعظمت نصیب فرمائیں آمین۔

چار قیمتی نسخے اور عبادتیں

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَخَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اَجْمَعِیْنَ

1۔ نعمت اور خوشی پر شکر: روزمرہ کی زندگی میں ہم دیکھتے ہیں کہ کتنی ہی باتیں ہر روز ہماری مرضی ومنشاء کے مطابق ہوجاتی ہیں۔ مثلاً کسی شخص سے ملنے جانے کا ارادہ کیا تھا وہ راستہ ہی میں مل گیا، پیاس لگ رہی تھی، فریج کھولا تو پانی کی ٹھنڈی بوتل مل گئی وغیرہ، ایسی سب باتیں باعثِ خوشی ہوتی ہیں۔ ان پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کی عادت ڈالنا چاہیے۔ شکر کا کلمہ: الحمدللہ ہے جسے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے افضل ترین دعا قرار دیا ہے۔(

2۔ رنج و پریشانی پر صبر: اسی طرح کتنی ہی باتیں ہماری مرضی اور پسند کے خلاف ہوجاتی ہیں، جن سے ہمیں رنج ہوتا ہے جیسے کہ گرمی لگ رہی تھی، پنکھے یا کولر کا سوئچ کھولا تو معلوم ہوا کہ بجلی کا کرنٹ ہی نہیں ہے، یا بس پکڑنے گئے اور وہ ہمارے پہنچتے ہی نظروں کے سامنے روانہ ہوگئی، ایسی تمام باتوں پر صبر کی عادت ڈالناہ اور صبر کا کلمہ جو ہر خلافِ طبیعت معاملہ پر پڑھا جاسکتا ہے اور بڑے سے بڑے صدمے سے لے کر معمولی رنج وفکر پر پورے یقین اور ترجمہ کو مدّنظر رکھتے ہوئے پڑھنا چاہیے۔

وہ کلمہ: اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ہے۔ جس کا ترجمہ: ہم تو (مال واولاد کے ساتھ حقیقۃً) اللہ تعالیٰ کی ملک ہیں اور ہم سب دنیا سے اللہ تعالیٰ کے پاس جانے والے ہیں۔

3۔ گناہ پر استغفار: روزانہ کوئی نہ کوئی خطا ایسی سرزد ہوجاتی ہے جو اللہ تعالیٰ کی مرضی اور پسند کے خلاف ہوتی ہے۔ ایسے ہر عمل پر توبہ واستغفار اور اللہ تعالیٰ سے معافی مانگنے کی عادت ڈالنا ہے اور اس کا **مختصر کلمہ:** استغفراللہ ہے۔ استغفار جہاں گناہوں کی معافی کا ذریعہ بنا ہے وہیں اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل ہونے کا سبب بھی ہے۔

4 حفاظت کے لیے استعاذہ آئندہ پیش آنے والی باتیں جو ذہنی یا دنیاوی اعتبار سے نقصان دہ ہیں ان سے بچاؤ اور حفاظت کے لیے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اپنی اُمت کو استعاذہ (اللہ تعالیٰ سے پناہ چاہنے) کی دعاؤں کا تحفہ دیا ہے۔ جن میں دنیا وآخرت کی ہر چھوٹی بڑی برائی سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے جن باتوں سے پناہ مانگی ہو وہ کوئی معمولی چیز نہیں بلکہ ان ک ی بہت زیادہ اہمیت ہے۔

وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اَجْمَعِیْنَ

نیکی پر مدد کیجیے!

ارشادِ باری تعالیٰ ہے، ترجمہ: ”نیکی اور تقویٰ پر ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ وزیادتی پر ایک دوسرے کی مدد نہ کرو“۔ (سورۃ المائدۃ، آیت: 2)

نبوت کا گھرانہ۔۔۔۔ بہترین نمونہ

مفتی مقصود احمد صاحب
آزاد کشمیر

ایک گھر میں رہنے والی کئی خواتین کا مل جل کر اتفاق واحترام سے رہنا آج کل ایک عجوبہ سمجھا جاتا ہے۔ چناں چہ آئے روز خواتین کے جھگڑے سامنے آتے ہیں، یقیناً قرابت داری (ماں، بیٹی، بہن، ساس بہو، جٹھانی، دیورانی وغیرہ) کا کوئی نہ کوئی رشتہ تو ضرور ہوتا ہے اور ہر وقت ایک دوسرے کا پڑوس بھی ہے۔ ایسے ہی موقعوں میں شریعت نے قرابت داری کا خصوصی خیال رکھنے کا حکم فرمایا ہے اور صلہ رحمی کی تاکید فرمائی ہے اور اس پر بہت اجر وثواب کا وعدہ فرمایا ہے۔

افسوس! خواتین اپنی بے دینی وجہالت سے ان قابل قدر اور مقدس رشتوں کو دشمنی میں تبدیل کر دیتی ہیں۔ حضرات اُمہات المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن کی مبارک زندگیاں خواتین اسلام کے لیے ایک بہترین نمونہ ہے۔

سوکن کی گواہی: اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنی سوکن حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے متعلق فرماتی ہیں کہ دین داری و پرہیز گاری اور راست بازی وصلہ رحمی اور صدقہ دینے میں زینب (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) سے بڑھ کر کوئی عورت نہ تھی، وہ صدقہ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لیے خوب محنت سے (دستکاری کے ذریعہ) مال کماتی تھیں اور اس میں ان سے بڑھ کر کوئی عورت نہ تھی۔ (صحیح مسلم، رقم الحدیث: 2442)

حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک نیک خاتون تھیں راتوں کو نماز میں بہت کھڑی رہتی تھیں اور خوب کثرت سے روزہ رکھتی تھیں اور دستکار (ہنر مند) بھی تھیں، اس کے ذریعہ مال کما کر سب صدقہ کر دیا کرتی تھیں۔

یہ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ایک اور سوکن حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ گواہی ہے۔

مثالی معاشرتی زندگی: اُمّ المؤمنین حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا تقویٰ، عبادت اور سچائی وصلہ رحمی میں مشہور تھیں، یتیموں اور بیواؤں کا اس قدر خیال رکھتی تھیں کہ ان کا لقب ہی اُمّ المساکین پڑ گیا تھا۔

صدقہ کی وصیت: اپنی وفات سے پہلے وصیت فرمائی کہ میں نے اس لیے کفن تیار کیا ہوا ہے اور ایک کفن حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھیجیں گے، لہذا ان میں سے ایک کفن صدقہ کر دینا۔

اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ کی تعریف: جب آپ کی وفات ہوئی تو فرمایا کہ زینب (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) دنیا سے اس طرح رخصت ہوئی کہ اچھے اخلاق اور عبادت گزاری میں ان کی تعریف کی جاتی تھی، اور اپنے فوت ہونے پر (صدقات کا سلسلہ ختم ہو جانے سے) یتیموں اور بیواؤں کو گھبراہٹ میں ڈال گئیں۔

اس میں جہاں حضرت زینب کے کمالات ظاہر ہوئے وہاں اُمہات المؤمنین حضرت عائشہ، حضرت اُمّ سلمہ کے اپنی سوکن کے لیے پاکیزہ خیالات کا بھی اظہار ہوا اور اُن کی سچائی اور بے نفسی معلوم ہوائی کہ وہ کس قدر فرخ دلی سے اپنی سوکن کے کمالات کو بیان کرتیں ان واقعات سے خواتین اسلام کے لیے اُمّہات المؤمنین کا بے مثال کردار سامنے آیا ہے

ایک جملہ نے زندگی کا رُخ موڑ دیا

مولانا محمد فہیم عالم صاحب

کاشف کے چہرہ پر پڑنے والا زوردار تھپڑ اپنا نشان چھوڑ گیا تھا، کاشف کے گول مٹول پھول جیسے چہرہ پر طلحہ کے مضبوط ہاتھ کی انگلیوں کے نشان یوں ثبت ہو گئے تھے جیسے کسی نے سرخ رنگ میں ہاتھ ڈبو کر اسے کاشف کے چہرہ پر چھاپ دیا ہو۔ کاشف کی آنکھوں میں آنسو آگئے، رونے کے سوا اور وہ کر بھی کیا سکتا تھا، بھلا وہ طلحہ سے جھگڑا کیسے مول لیتا، طلحہ سے جھگڑا کرنے کا انجام وہ خوب جانتا تھا، طلحہ کا شمار اسکول کے جھگڑالو لڑکوں میں ہوتا تھا وہ اپنے والدین کی اکلوتی اولاد تھا، ماں باپ کے بے جا لاڈ پیار نے طلحہ کو حد سے زیادہ ضدی اور سرکش بنا دیا تھا، کہ جس چیز کی خواہش اس کے دل میں پیدا ہو جاتی اس پر وہ اپنا حق سمجھتا، اللہ تعالیٰ نے اسے مضبوط جسم سے نوازا تھا، (دیکھنے والوں کو وہ اپنی عمر سے کہیں زیادہ بڑا لگتا تھا) لیکن وہ اپنے مضبوط جسم کا ناجائز فائدہ اٹھاتا تھا، وہ ہر کسی سے جھگڑتا رہتا تھا، پوری کلاس میں اس کا رعب تھا، اس کے خلاف بولنے یا اس کی شکایت لگانے کی کوئی جرأت نہیں کرتا تھا۔ ایک مرتبہ کلاس کے ایک لڑکے مدثر نے طلحہ کو مخاطب کر کے کہا تھا جو چیز طلحہ کی نہیں ہو سکتی وہ کسی کی بھی نہیں ہو سکتی۔ مدثر نے روتے ہوئے اسے دھمکی دی تھی کہ وہ پرنسپل صاحب سے اس کی شکایت کرے گا، وہ آخری پریڈ تھا، چھٹی کے بعد جب مدثر اسکول سے نکلا تو طلحہ نے اسے خوب مارا، دو دن تک مدثر اسکول بھی نہ آسکا، اب بھی بات صرف اتنی سی تھی کہ جب طلحہ اپنی عادت کے مطابق کلاس میں تاخیر سے آیا تو کوئی بھی نشست خالی نہ تھی تو وہ سیدھا کاشف کے پاس گیا اور اسے کہا اُٹھو! یہ میری جگہ ہے۔ کاشف نے اسے نرمی سے کہا میں پہلے آکر بیٹھا ہوں، بس اسی بات پر طلحہ کو غصہ آگیا اور اس نے کاشف کو گریبان سے پکڑ کر بینچ سے کھڑا کیا اور اس کے چہرہ پر تھپڑ دے مارا۔ مجبوراً کاشف کو جگہ چھوڑنا پڑی، بریک ہو چکی تھی سب لڑکے اسکول کے خوب صورت اور وسیع گراؤنڈ میں جمع تھے، کچھ کھیل رہے تھے، کچھ خوش گپیوں میں مصروف تھے، جب کہ طلحہ تنہا ایک بینچ پر بیٹھا تھا، اس کی جھگڑالو طبیعت کی وجہ سے کوئی بھی اس سے دوستی کرنا پسند نہ کرتا تھا، طلحہ کو حامد میدان میں اکیلا امرود کھاتا نظر آیا، طلحہ اس کے پاس چلا گیا اس سے امرود چھینے اور آنکھیں دکھا کر اسے چلتا کیا اور خوب مزے لے لے کر امرود کھانے لگا، امرود کھا کر جب اس نے کاغذ کے ٹکڑے پر نظر دوڑائی جس پر امرود رکھے ہوئے تھے تو اسے حیرت کا ایک شدید جھٹکا لگا وہ فوراً حامد کے پیچھے دوڑا اس سے معافی مانگی اور اسے امرود خرید کر دیئے، حامد کے بعد وہ کاشف اور مدثر کے پاس گیا اور ان سے اپنی زیادتی کی بھی معافی مانگی، سب حیران تھے کہ آخر کیا ماجرا ہے، چھٹی کے بعد سب لڑکوں نے اسے گھیر لیا۔ دوستو! آپ لوگ حیران ہو رہے ہو گے کہ آخر اتنی بڑی تبدیلی میرے اندر کیسے آگئی، تو دوستو! ایک جملہ ہے جس نے میری زندگی بدل دی، وہ جملہ یہ ہے... یہ کہہ کر طلحہ نے امرود والا کاغذ کا ٹکڑا ان کے سامنے کر دیا، اس پر ایک جملہ تھا ”روٹھے ہوؤں کو منا لیجیے اس سے پہلے کہ زندگی آپ سے روٹھ جائے“۔

نصیحت آموز خط

مولانا محمد سعید قاسم صاحب

احسان فراموشی انسان بڑا احسان فراموش ہے۔ قرآن کریم میں بھی اس کی شکایت کی گئی ہے۔ ترجمہ: اور جب انسان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ لیٹے بیٹھے اور کھڑے ہوئے (ہر حالت میں) ہمیں پکارتا ہے، پھر جب ہم اس کی تکلیف دور کردیتے ہیں تو اس طرح چل کھڑا ہوتا ہے جیسے کبھی اپنے آپ کو پہنچنے والی کسی تکلیف میں پکارا ہی نہ تھا۔ جو لوگ حد سے گزر جاتے ہیں اُنہیں اپنے کرتوت اسی طرح خوش نما معلوم ہوتے ہیں۔ (سورۂ یونس، آیت:12)

شیخ الاسلام حضرت مولنا شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں کہ انسان کو جب تک مصیبت رہی کھڑے بیٹھے، لیٹے ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کو پکارتا رہا، پھر جہاں تکلیف ہٹائی گئی یہ سب کہانیاں بھول گیا، گویا اللہ تعالیٰ سے کوئی واسطہ نہ تھا وہی غرور وغفلت کا نشہ، وہی اکڑفوں رہ گئی جس میں پہلے مبتلا تھا۔

ایک شخص نے حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وصیت کی درخواست کی، تو اُنہوں نے فرمایا: تو اللہ تعالیٰ کو اپنے عیش وآرام میں یاد رکھ اللہ تعالیٰ تجھے تیری سختی ومصیبت میں یاد رکھیں گے۔

(کتاب الزہد لابی داؤد، رقم الحدیث:217، إسنادہ صحیح)

سختی پر صبر وفراخی پر شکر مؤمن کی شان ہے کہ کسی وقت اللہ تعالیٰ کو نہ بھولے، سختی پر صبر اور فراخی پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا رہے۔ یہی وہ چیز ہے جس کی توفیق مؤمن کے سوا کسی کو نہیں ہوتی۔

ہماری حالت ہم میں سے اکثر لوگوں کو یہ سہولت پیش آتی ہے کہ سختی اور بیماری کے دوران اللہ تعالیٰ کو خوب پکارتے ہیں، منتیں مانتے ہیں، اللہ تعالیٰ سے عہد باندھتے ہیں، اور اپنی روش بدلنے کے وعدے کرتے ہیں۔ لیکن جونہی تکلیف دور ہوئی سب عہد وپیمان بھول گئے، اور زندگی کی روش میں کوئی تبدیلی نہیں آئی۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز کا نصیحت آموز خط:

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ تعالیٰ کو خبر پہنچی کہ ان کے فلاں بھائی کا انتقال ہوگیا ہے، بعد میں اطلاع آئی کہ وہ خبر غلط تھی، وہ ماشاء اللہ تعالیٰ زندہ سلامت ہے۔ اس پر حضرت عمر رحمہ اللہ تعالیٰ نے ان کو خط لکھا کہ اگرچہ پہلی خبر غلط تھی، تاہم تم کو یہی سمجھنا چاہیے کہ حق تعالیٰ نے مرنے کے بعد تمہیں دوبارہ بھیج دیا ہے تاکہ تم پہلی زندگی کی تلافی کرسکو۔ اس لیے تم کو لازم ہے کہ حیاتِ نو کے ایک ایک لمحہ کو غنیمت سمجھو اور اسے فضولیات میں ضائع نہ کرو۔ (سیرت عمر بن عبدالعزیز:137)

اسی طرح شدید بیماری سے صحت کے بعد آدمی کو یہی سمجھنا چاہیے کہ میں تو مرگیا تھا اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل وعنایت سے مجھے حیاتِ نو عطا فرما کر دنیا میں دوبارہ بھیج دیا اور ان لمحاتِ زندگی کو زیادہ سے قیمتی بنانے کی فکر میں لگ جانا چاہیے۔

(بشکریہ: ماہنامہ بینات، ماہِ ذوالحجہ ۱۴۰۶ھ کے شمارہ سے اقتباس)

الحدیث، ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہدیہ قبول کیا کرتے تھے اور صدقہ نہیں کھاتے تھے۔ (ابوداؤد 4512، اسنادہ صحیح)

عاجزی اختیار کیجیے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَخَاتَمِ النَّبِیِّیۡنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَزۡوَاجِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَاَتۡبَاعِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ

عَنۡ قَتَادَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ (وَزَادَفِیۡہِ) وَاِنَّ اللّٰہَ اَوۡحٰی اِلَیَّ اَنۡ تَوَاضَعُوۡا حَتّٰی لَایَفۡخَرَ اَحَدٌ عَلٰی اَحَدٍ وَلَا یَبۡغِی اَحَدٌ عَلٰی اَحَدٍ

(صحیح مسلم، باب الصفات التی یعرف بہا فی الدنیا:2865)

ترجمہ: حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا ''بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے وحی فرمائی (اے لوگو!) تواضع اختیار کرو، یہاں تک کہ کوئی کسی پر فخر نہ کرے، اور نہ کوئی کسی پر زیادتی کرے۔

تشریح: اَلۡمُتَکَبِّر اللہ تعالیٰ کا نام ہے، ہمارا نام عَبۡدُالۡمُتَکَبِّر بنتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں جو کہ مختلف ہیں، اِن سب میں ہمارے نام کا ایک ہی لفظ ساتھ لگتا ہے اور وہ ہے ''عَبۡد''۔ وہ اَلرَّحۡمٰن ہیں اور ہم عَبۡدُالرَّحۡمٰن۔ وہ اَلرَّحِیۡم ہیں اور ہم عَبۡدُالرَّحِیۡم۔ وہ اَلرَّزَّاق ہیں تو ہم عَبۡدُالرَّزَّاق۔ وہ اَلۡمُصَوِّر ہیں تو ہم عَبۡدُالۡمُصَوِّر۔

لہٰذا بڑائی اُن کے لیے ہے تو عاجزی ہمارے لیے ہے، معبودیت اُن کے لیے ہے تو عبادت ہمارے لیے، عظمت اُن کے لیے ہے تو اُس کی ضد یعنی چھوٹا ہونا ہمارے لیے ہے۔ سرداری اُن کے لیے ہے تو غلامی ہمارے لیے ہے۔ ہم پوری زندگی اُن کے غلام بن کر رہ سکتے ہیں، سردار بن کر نہیں۔ پوری زندگی ہم عاجزی سے تو رہ سکتے ہیں مگر تکبر سے نہیں۔ پوری زندگی ہم اُن کا رزق استعمال کر سکتے ہیں مگر خود سے رزق نہیں بنا سکتے۔ پوری زندگی ہم رحم کرنے کے لیے ہیں، رحمت بنانے کے لیے نہیں۔ پوری زندگی ہم بنی ہوئی تصویر (یعنی چلتے پھرتے جاندار) کے حقوق ادا کرنے کے لیے ہیں تصویر بنانے کے لیے نہیں۔

لہٰذا حدیث شریف میں جو ہمیں تعلیم دی گئی ہے اس میں کہیں پر انسان اپنی عظمت، بڑائی، تکبر، فخریہ کلمات، کسی پر زبردستی، ظلم وزیادتی نہیں کر سکتا۔ جب اس کی اجازت نہیں ہے تو پھر اپنے اوپر زبردستی کیوں؟ یہ رب تعالیٰ سے چھیننے والی بات ہے۔

حدیثِ قدسی اللہ تعالیٰ جل شانہ فرماتے ہیں کہ ''عظمت و کبریائی میری دو چادریں ہیں، جو اُن میں چھینا تانی کرے گا میں اس کی گردن توڑ دوں گا۔

(ابن ماجہ، باب البراءۃ من الکبر والتواضع :4174، اِسنادہ حسن)

جب ہم ہیں ہی عاجزی کے لیے تو فخر، بڑائی، پھول پھاں اور اپنی تعریفیں، اپنے کو خوش نما کرنا، اپنی تعریف چاہنا، اپنی بڑائی کی محبت کرنا، لوگوں سے تعریف کی اُمید رکھنا وغیرہ یہ کوئی معنیٰ نہیں رکھتی، بلکہ یہ سب لاپرواہی کا نتیجہ ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں دین کی صحیح سمجھ اور اُس پر پورا پورا عمل کرنا نصیب فرمائیں آمین ثم آمین یارب العٰلمین۔

وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیۡرِ خَلۡقِہٖ مُحَمَّدٍ
وَّاٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَاَتۡبَاعِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ

◉ اِس جامعہ میں 17 جنوری بروز منگل درجہ سابعہ اوردورہ حدیث شریف کے طلباء کے مقالہ جات کا جائزہ ہوا۔

◉ اِس جامعہ میں شعبہ کُتب کے سالانہ امتحان ۱۶ رجب تا۲۵ رجب ۱۴۴۵ھ بمطابق 19 جنوری تا28 جنوری ہونا طے پائے۔

◉ 20 جنوری 2024 بروز ہفتہ بوقت بعد نماز ظہر شیخ الحدیث ،استاذ العلماء حضرت مولنا فضل الرحیم صاحب باوجود علالت کے جامعہ میں تشریف لائے ۔ادارے اور مہتمم صاحب وطلباء کے ساتھ خوب محبتوں کا اظہار فرمایا، بعد نماز ظہر طلباء کو خصوصی نصیحتیں فرمائیں ۔اللہ تعالیٰ حضرت کا سایہ شفقت تادیر سلامت رکھیں آمین

◉ اِس جامعہ سے سالانہ امتحان سے فراغت کے بعد ماشاء اللہ تعالیٰ کثیر تعداد میں طلباء تبلیغی جماعت میں رائے ونڈ مرکز سے چلہ اور عشرہ وغیرہ کے لیے جائیں گے اِن شاء اللہ تعالیٰ۔ جب کہ دورہ حدیث سے فراغت حاصل کرنے والے چند علماء اس مرتبہ بھی سال کے لیے جارہے ہیں اِن شاء اللہ تعالیٰ۔

اور گزشتہ کی طرح اس سال بھی 10 فروری سے رائے ونڈ میں شروع ہونے والے لاہور کے سالانہ تبلیغی اجتماع میں اِس جامعہ کی طرف شرکت کی سعادت حاصل کی جائے گی اِن شاء اللہ تعالیٰ۔

فی طالب علم ماہانہ وسالانہ خرچہ

درجہ حفظ کے ایک غیر رہائشی طالب علم کا ماہانہ خرچ =/2000 روپے تقریباً اس طرح درجہ حفظ کے ایک غیر رہائشی طالب علم کا سالانہ خرچ =/24000 روپے تقریبا۔

اور درجہ کُتب کے ایک طالب علم کا کل تعلیمی ماہانہ خرچ 7500 روپے تقریبا (کھانا 4500 اور دیگر اخراجات 3000 روپے تقریبا)۔اس طرح درجہ کُتب کے ایک طالب علم کا کل تعلیمی سالانہ خرچ 90,000 روپے (کھانا/54000= اور دیگر اخراجات 36000 روپے تقریبا)۔

مخیر حضرات اپنے اور اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لیے اِس صدقۂ جاریہ میں حصہ لیجیے۔نیز صدقات، زکات وعطیات اور عشر وغیرہ کے لیے بھی یہ ادارہ ایک اچھا مصرف ہے۔

گزارش ہے کہ حسبِ گنجائش رقم جمع کرواکر دفتر جامعہ سے رسید حاصل کی جاسکتی ہے۔ بصورتِ دیگر رقم بذریعہ منی آرڈر یا رسالہ کی پشت پر دیئے گئے بنک الفلاح کے اکاونٹ میں رقم بھیج کر.....رسالہ کی پشت پر دیئے گئے فون نمبرز پر کال یا میسج کر کے اطلاع کردی جائے تاکہ آپ کی طرف سے بھیجی گئی صدقہ، زکوٰۃ وخیرات وغیرہ کی رقم کو بروقت صحیح مصرف میں خرچ کیا جاسکے۔

Monthly ILM-O-AMAL Lahore CPL No. 200

ماہِ رمضان سے پہلے رمضان المبارک کی تیاری کر لیجیے!

- تہجد کی عادت
- مصروفیات میں کمی
- انٹرنیٹ سے احتراز
- وقت کے ضیاع سے اجتناب
- عبادات کا اہتمام
- نظام الاوقات
- کاموں کی تنظیم
- تلاوت قرآن
- صدقہ کی عادت
- بچوں کو صدقہ دینے کی عادت
- مسجد میں ٹھہرنے کی عادت
- رمضان سے پہلے پہلے خریداری
- گزشتہ روزوں کی قضا
- نیند کے اوقات میں کمی
- قیلولہ کا اہتمام
- رمضان کے لیے ذہن سازی
- سگریٹ نوشی سے احتراز
- روزوں کے مسائل سے واقفیت
- دُعاؤں کی کثرت
- اخلاقی درستگی
- نیت کی درستگی
- دل کو اللہ تعالیٰ کے لیے فارغ کرنا
- توبہ میں جلدی
- دوسروں کو بھی اِن اُمور کی دعوت

رِسالہ ماہنامہ علم و عمل لاہور کی رقم جمع کرانے کے لئے

« "بینک الفلاح" کا اَکاؤنٹ نمبر: 5575-5000028650

« "البرکہ بینک" کا اَکاؤنٹ نمبر: 0322-0102580779016

بنام: Mahnama ilm-o-amal Lahore

ماہنامہ علم و عمل لاہور کے اِجراء اور معلومات کے لئے رابطہ نمبرز:

1 0302-4143044
2 0331-4546365

مدرسہ کے لئے رابطہ نمبر:
0322-8405054
0321-4200041
042-35272270

جامعہ عبداللہ بن عمر (رجسٹرڈ) 23 کلومیٹر فیروز پور روڈ، گجُومَتَّہ ڈاکخانہ کاہنہ نو لاہور پاکستان

پوسٹ کوڈ: 53100